﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک09 ستمبر 2016ء | 06/ذوالحجہ 1437 ہجری قمری ❁ 09/تبوک 1395 ہجری شمسی | شمارہ37

سخت گرمی میں نماز

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم میں سے بعض شدّتِ گرمی کی وجہ سے سجدہ گاہ پر کپڑا رکھ لیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود علی الثوب حدیث نمبر: 372)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اوراس (خدا) نے وعدہ فرمایا کہ وہ ہراس شخص کو جو اِس (مدّعی) کی رُسوائی کا ارادہ کرے گا رُسوا کرے گا۔ سوجس نے اہانت کی اور تکبر کیا اسے رسوائی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ اس طرح اللہ نے اپنے بندہ کی نصرت فرمائی اور اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور خود اپنی جناب سے اس کے لئے بہت سے مددگار مہیا فرما دیئے اور اسے بشارت دی کہ وہ اسے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے گا اور جو اس پر حملہ کرے گا وہ اس پر حملہ آور ہوگا۔ اور یوں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اسے ہر طرح کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ پس تم اِس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ سچا ہے یا جھوٹا؟

’’اوراس (خدا) نے وعدہ فرمایا کہ وہ ہراس شخص کو جو اِس (مدّعی) کی رسوائی کا ارادہ کرے گا رسوا کرے گا۔ سوجس نے اہانت کی اور تکبر کیا اسے رسوائی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ بغیر کسی علم کے جھٹلاتے رہے جبکہ ان کے دل دنیا کی خواہشات کی وجہ سے غفلت کے عالم میں تھے۔ اور وہ الٰہی سلسلہ کو غصہ سے دیکھتے تھے اور بندگان خدا کو اپنی مفتریانہ باتوں سے اذیت پہنچاتے تھے۔ وہ خود حق کے گھر میں داخل نہیں ہوتے بلکہ اسے بھی روکتے ہیں جو اس میں داخل ہونے کا خواہاں ہو اور انکاری نہ ہو۔ پس اللہ ان پر غضبناک ہوا اور اس نے ان کے لئے آگ کا لباس تیار کیا اور ان پر حسرت کی آگ بھڑکائی تو نہ تو انہیں اسے برداشت کرنے کا یارا رہا اور نہ ہی وہ بے چینی اور بیقراری کی تپش اپنے آپ سے دور کر سکے خواہ وہ اپنے دائیں بائیں نظر ڈالیں انہیں کوئی شخص ایسا نہ مل سکا جو انہیں اللہ کی ناراضگی اور ہلاکت سے نجات بخشے۔ پس ان کا انجام گھاٹا ہی گھاٹا اور ذلّت و پستی ہے۔ اور انہوں نے جو تیر اس بندہ پر چلائے وہ خطا گئے اور اللہ نے اسے ان کے شر سے محفوظ رکھا اور اسے امن کی پناہ گاہ میں اور سکینت کے گھر میں داخل کیا۔ انہوں نے اس غرض سے اپنے ترکش خالی کر دیئے کہ وہ ہو کر رہنے والی تقدیر کو ٹال دیں اور چاہا کہ وہ نازل ہونے والے انوار کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھائیں اور وہ ایک چٹان کی طرح اس پر گرے اور اسے پیوند زمین کرنے کی خواہش کی یا یہ چاہا کہ اس پر پہاڑ ٹوٹیں تا کہ اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے لیکن اللہ نے اپنی جناب سے اس کی غلبے والی نصرت فرمائی تا کہ اللہ اسے ان کے لئے حسرت کا موجب بنائے۔ اور یقیناً اللہ کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں دیتا۔ اور اللہ نے ان کے بارے میں اسے جو تقدیر شر کی خبر دی تھی وہ (اسے) اپنے آپ سے دور نہ کر سکے اور اللہ نے اپنے اس مامور بندہ کو بشارت دی کہ وہ (ہمیشہ) اس کی حفظ وامان میں ہوگا۔ اور شریر لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور وہ غفّار خدا کے فضل کے زیر سایہ زندگی گزارے گا۔ سو اسی طرح اللہ نے اسے بچائے رکھا اور اپنی بارگاہ میں اس کی پذیرائی فرمائی اور وہ اس کے دشمنوں کے مقابل ایک شمشیر قاطع کی طرح ہوگیا اور ہر میدان میں دوست کی طرح اس کی مدد کی اور اسے تنگی سے فراخی کی طرف منتقل کیا اور اس کے لئے زمین کو ایک سرسبز وادی کی طرح یا پھلوں سے خوب لدے ہوئے ایک باغ کی طرح بنا دیا اور اس کے انفاس میں برکت رکھ دی اور اسے اس کی میل سے پاک صاف کیا اور اس کے چراغ کی روشنی زمین کے کناروں تک پہنچائی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے نیک لوگوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے وطن چھوڑ دیئے اور غفار خدا کی رحمت کی امید میں اس کی بستی کو اپنا وطن بنا لیا۔ اس پر دشمن اپنے اندرونی حسد کے باعث مشتعل ہو گئے اور ہر طرح کی تدبیریں کیں لیکن ان کی ہر تدبیر غبار کی طرح اڑ گئی۔ انہوں نے ہر ترکش سے تیر نکالا لیکن ان کا حصہ اللہ کی طرف سے تباہی کے سوا کچھ نہ نکلا۔ اور وہ اس کے خلاف متحد ہو گئے اور ایک ہی کمان سے اس پر تیر برسائے مگر وہ اللہ کا فضل لے کر لوٹا اور تمام دنیا میں اس کی عزت بڑھ گئی۔ اس طرح اللہ نے اپنے بندہ کی نصرت فرمائی اور اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور خود اپنی جناب سے اس کے لئے بہت سے مددگار مہیا فرما دیئے اور اسے بشارت دی کہ وہ اسے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے گا اور جو اس پر حملہ کرے گا وہ اس پر حملہ آور ہوگا۔ اور یوں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اسے ہر طرح کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

اور اللہ نے اسے مَیل سے پاک صاف کر کے برگزیدہ کیا اور (اس کا) تزکیہ فرمایا۔ اور راز داں بنا کر اپنا مقرب بنایا اور اس کی طرف وحی کی جو بھی وحی کی۔ اور اسے اپنی جناب سے رشد و ہدایت کا طریق سکھایا۔ اور اس کے لئے زمین سے اور بلند و بالا آسمانوں سے ہر نشان جمع کیا۔ اور اس کے دشمنوں کا شر اُس سے دور کیا۔ اور اس کے ہر معاملہ کی بنیاد تقویٰ پر رکھی اور پراگندہ حالی کے بعد اس کے تمام معاملات کو سلجھا دیا اور اس کے چلائے ہوئے تیر کو ٹھیک اس کے نشانے تک پہنچایا اور اس نے دنیا کو اس کے لئے لونڈی کی طرح بنا دیا جبکہ وہ اس کے پاس کسی حرص و لالچ کے بغیر آتی ہے۔ اور اس نے اس پر ہر نعمت کے دروازے کھول دیئے اور اسے ہر مصیبت سے پناہ دی اور پرورش فرمائی اور اپنی جناب سے اسے سکھایا اور معارف عالیہ سے اسے اطلاع بخشی اور وہ معیّن وقت پر تمہارے پاس آیا۔ پس تم اِس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ اور اس فضل کا سرچشمہ کہاں ہے؟ اللہ نے اسے دیا جو دیا۔ کیا شیطان ان عظیم باتوں پر قادر ہے؟ صاف صاف بیان کرو تم اجر دیئے جاؤ گے اور اس فیصلہ کے دن سے ڈرو جو ہر پوشیدہ بات کو ظاہر کر دے گا۔‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 44 تا 48۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 مارچ 2014ء بروز جمعرات مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ آمنہ مظفر (واقفۂ نَو) بنت مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب سیالکوٹ کا ہے جو عزیزم محمد علی ٹیپو ابن مکرم حیدر الدین ٹیپو صاحب کراچی کے ساتھ سات لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔عزیزہ آمنہ مظفر کی والدہ اپنے ننھیال اور ددھیال دونوں طرف سے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں اور والد کا تعلق بھی سیالکوٹ کی پرانی خدمت کرنے والی فیملی سے ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا:۔ یہ مظفر صاحب خواجہ سرفراز کے بھائی ہیں؟

اثبات میں جواب پر حضور انور نے فرمایا:۔ان کے ایک بھائی امیر ضلع سیالکوٹ بھی ہیں۔ان کے بھائی خواجہ سرفراز صاحب وفات پا گئے ہیں لیکن جماعت کے وکیل تھے اور 74ء میں بھی اور 84ء میں بھی اور اس کے بعد جب تک اُن کی زندگی رہی، جماعت کے افراد پر یا جماعت پر من حیث الجماعت جتنے بھی ناجائز مقدمے بنتے رہے، ان میں وہ ہمیشہ پیش ہوتے رہے اور بے لوث ہو کر انہوں نے یہ خدمت سر انجام دی۔ بہرحال یہ خاندان پرانا خدمت گزار خاندان ہے۔

اور اسی طرح جو لڑکا ہے اس کے دادا انشاء اللہ خان صاحب بھی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ تھے اور صدر انجمن کے، جماعت کے آڈیٹرز میں سے تھے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کو بھی اس طرح خدمت کی توفیق ملی۔اس کے والد حیدر الدین ٹیپو صاحب جو ہیں گزشتہ سال یہاں جو روٹی پلانٹ لگا ہے اس میں ان کا بڑا کردار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے لوث ہو کر انہوں نے اس میں نہ صرف یہ کہ اس پلانٹ کو انسٹال کیا بلکہ جلسہ کے دوران بھی مستقل موجود رہے اور ڈیوٹی دیتے رہے۔اور روٹی کی کوالٹی وغیرہ کی بھی نگرانی کرتے رہے اور بلکہ ساتھ کام بھی کرتے رہے۔اسی طرح ربوہ میں بھی اور قادیان میں بھی انہوں نے پلانٹ لگانے میں کافی خدمت کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔

لیکن یہ ساری باتیں آئندہ آنے والوں کو بھی یاد رکھنی چاہئیں کہ اگر وہ لڑکا اور لڑکی بزرگوں کی اولاد ہیں تو صرف اولاد ہونا کافی نہیں ہوگا جب تک خود ان باتوں کا خیال نہیں رکھیں گے جن باتوں کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔نکاح میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں نیکیوں کو جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یہی کامیابی ہے۔ بیشک دنیا کے کاروبار، دنیا کے بزنس ظاہری طور پر کسی کو کامیاب کر دیتے ہیں۔لیکن حقیقی کامیابی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو اسی وقت ہو گی جب کل پر تمہاری نظر ہو گی۔اور یہ کل دو طرح کی ہے۔ایک اپنی کل کہ ہم نے اُن نیکیوں کو سر انجام دینا ہے جو آئندہ مرنے کے بعد کی ہماری زندگی میں کام آئیں۔اور ایک وہ کل جو ہم نے اپنی اولاد کی تربیت کر کے ان میں ان نیکیوں کو پیدا کرنا ہے جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی طرف توجہ دلانے والی رہیں۔اور اس طرح ایک کے بعد دوسری نسل میں نیکیوں کی جاگ چلتی چلی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔صرف صحابہ کی اولاد ہونا یا خدمتگاروں کی اولاد ہونا کافی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر نفس جو ہے وہ جواب دِہ ہوگا۔اس سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنی کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ خدمت گزاروں کا خاندان ہے۔ ابھی تک بچہ بھی اور بچی بھی جماعت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ بلکہ بچی واقفۂ نَو بھی ہے۔اس خدمت کے جذبہ کو ہمیشہ بڑھاتے چلے جائیں۔ جو عہد کیا ہے اور ہر اجلاس پر عہد کرتے ہیں، لجنہ میں بھی، ناصرات میں بھی، خدام اور اطفال میں بھی کہ جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کریں گے، اُس عہد کا پاس رکھنے کی ہر وقت کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ وہاں ہر وقت ایسے حالات میں جہاں خوف اور خطرہ ہو گزارہ انتہائی مشکل ہوتا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نوجوان ہیں، یہ بڑے احسن رنگ میں ڈیوٹیاں بھی سر انجام دے رہے ہیں۔اور اس بچہ کے بارہ میں مجھے پتہ ہے کہ ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے۔لیکن ان سب باتوں کے باوجود کبھی دل میں یہ خیال نہیں آنا چاہئے، کسی قسم کا فخر پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ ہم خدمت کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خدمت کا موقع دے رہا ہے۔اس احسان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں میں بھی لاگو رکھیں اور اپنی نسلوں کو بھی اس کی تلقین کرتے چلے جائیں۔اللہ کرے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی اسی طرح سلسلہ کی خادم اور خلافت سے وفا اور پیار کا تعلق اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی ہوں جس طرح ان کے آباؤ اجداد اور بڑوں نے کیا۔ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔لڑکی کے وکیل مکرم بشیر مبشر صاحب یہاں ہیں۔

اعلان نکاح اور فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ حاضر و غائب

☆ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 12 جولائی 2016ء بروز منگل صبح 12 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ نصیرہ داؤد صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الغفور داؤد صاحب ۔تھارٹن ہیتھ۔یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ 9/جولائی 2016ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق نیروبی (کینیا) سے تھا۔ آپ مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب کی پوتی اور مکرم محمد یعقوب صاحب کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جماعتی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔جلسہ سالانہ کی خدمت خلق ٹیم کی ممبر تھیں۔آپ برٹش ہارٹ فاؤنڈیشن میں کام کرتی رہیں۔آپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک چیریٹی کے لئے فنڈ ریزنگ کر کے کینیا میں ایک یتیم خانہ کو سپانسر کرنے کے علاوہ ایک مسجد کے لئے رقم اکٹھی کی۔ نیز دور دراز علاقوں میں پانی کے کنوئیں کھدوانے کے لئے بھی فنڈ اکٹھا کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بچے اور چھ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد ناصر خان صاحب (نائب امیر و افسر جلسہ سالانہ یوکے) کی خالہ زاد بہن تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم محفوظ الحق میر صاحب (ابن مکرم بابو عبد الحمید میر صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال)

24 مئی 2016ء کو 67 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے نانا حضرت عبداللہ کشمیری صاحب اور پڑنانا حضرت نظام الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے۔مرحوم صوم و صلوۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت تھی۔ آپ بطور قائد مجلس، سیکرٹری مال، صدر جماعت اور امیر حلقہ نیز ضلعی مجلس عاملہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالاتے رہے۔گاؤں کی تین احمدی مساجد اور عیدگاہ کی توسیع نیز مربی ہاؤس تعمیر کرانے کی بھی توفیق ملی ۔ نظامِ جماعت کے ساتھ بڑا اخلاص اور اطاعت کا تعلق تھا۔کاروبار میں کاریگروں کے ساتھ احسان کا سلوک کرتے اور ضرورتمندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔اکثر احمدی اور غیر احمدی آپ کی غیر جانبداری اور امانت و دیانت کی وجہ سے آپ سے جھگڑوں کے فیصلے کرواتے۔بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔مہمان نوازی بھی آپ کا نمایاں وصف تھا۔خدا کے فضل سے موصی تھے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ عربی ڈیسک یوکے اور مکرم میر رئیس احمد صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔ایک داماد مکرم میر وسیم الرشید صاحب بھی مربی سلسلہ ہیں اور سیرالیون میں خدمت میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم مختار احمد علوی صاحب (آف ربوہ)

10/11 جنوری 2016ء کی درمیانی شب وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے 1957ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت قبول کی تھی گھر والوں نے قطع تعلق کر لیا اور جائیداد سے بھی عاق کر دیا۔چھوٹی موٹی ملازمت کر کے گزارہ کیا کرتے تھے۔1960ء میں ایک احمدی گھرانے میں شادی کی جس میں سے چھ بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔آپ کے بڑے بھائی احمدی ہوئے تھے جو کہ وفات پا چکے ہیں باقی بھائی غیر احمدی ہیں۔مرحوم کی اہلیہ بھی وفات پا چکی ہیں۔

(3) مکرم شیر محمد صاحب (ابن مکرم عمر دین صاحب آف خانقاہ ڈوگراں)

10/مئی 2016ء کو 117 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ ساہیوال چک نمبر 4 کے صدر جماعت رہے ۔قادیان کے قریب ننگل کے رہائشی تھے۔نیک، مخلص اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مرحوم مکرم محمد امین طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کانو (نائیجریا) کے والد تھے۔

(4) مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب (ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب آف لاہور)

3 جون 2016ء کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے دادا مکرم سردار غلام حیدر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی جبکہ آپ کے نانا حضرت شیخ اصغر علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مواقع عطا فرمائے ۔ یونیورسٹی آف ویلز سے PHD کی اور کیمبرج یونیورسٹی سے پوسٹ ڈاکٹریٹ کیا۔پاکستان میں زراعت کے اعلیٰ ترین ادارے PARC کے چیئرمین اور NARC کے ڈائریکٹر جنرل رہے۔2007ء میں حضور انور کی منظوری سے مشاورتی بورڈ صنعت و تجارت کے ممبر چلے آ رہے تھے۔آج کل ''مسرور گرین تھر'' کے تاریخی منصوبہ پر ہیومینٹی فرسٹ پاکستان کے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے۔ آپ کو 1974ء کے پُر آشوب دور میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کی لیبارٹری میں بند کر کے آگ لگا دی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔موصوف کا جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی اقدار کی پاسداری کرتے۔اسلام آباد جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت مخلص، منکسر المزاج اور جماعت کی بے لوث خدمت کرنے والے وجود تھے۔ماتحت عملے کے ساتھ نہایت شفقت کا سلوک تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

....

☆ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 13 جولائی 2016ء بروز بدھ صبح 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ محمودہ حسین صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد حسن صاحب آف لاہور۔حال گرین فورڈ۔یوکے) اور مکرم غازی محمد صدیق راٹھور صاحب ۔آف لوٹن۔یوکے کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) مکرمہ محمودہ حسین صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد حسن صاحب آف لاہور۔حال گرین فورڈ۔یوکے)

9/جولائی 2016ء کو اچانک ہارٹ اٹیک سے 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔آپ کا تعلق پٹیالہ سے تھا اور پارٹیشن کے وقت پاکستان منتقل ہوئی تھیں۔ آپ حضرت مولوی محمد عبد اللہ سنوری صاحب کے خاندان سے تھیں۔ پاکستان میں پانچ سال تک پتوکی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ 2004ء میں پاکستان سے یوکے آئیں اور یہاں اپنے بیٹے مکرم جاوید حسن صاحب (آف جماعت گرین فورڈ) کے پاس رہائش پذیر تھیں۔آپ انتہائی نیک، ملنسار، مہمان نواز، نمازوں کی پابند، خلافت سے انتہائی

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست و ستمبر 2016ء

لندن (برطانیہ) سے روانگی اور فرینکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

بیت السبوح میں احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

27 اگست 2016ء بروز ہفتہ

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے، پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین مسجد بیت الفضل کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے، ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرفِ زیارت پایا۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص اور مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بج کر 10 منٹ پر Channel Tunnel پہنچے۔ بعد ازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

بارہ بج کر پچاس منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل تھی۔ اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (Board) کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر Board ہوئیں۔

ٹرین اپنے مقررہ وقت کے مطابق ایک بجکر پانچ منٹ پر، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کُل لمبائی قریباً 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اِس سرنگ کا گہرا ترین حصہ سمندر کی سطح سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر 35 منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچی۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)۔ ٹرین کے رُکنے کے قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری وافسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم حماد احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ جرمنی اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمد کہنے کے لئے موجود تھے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔ جرمنی سے آنے والی تین گاڑیوں میں سے ایک گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا اور باقی خدام کی دو گاڑیاں قافلہ کے پیچھے تھیں۔

یہاں Calais سے 55 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور مزید 278 کلومیٹر کا سفر بیلجیم میں طے کرنے کے بعد پانچ بج کر 25 منٹ پر بیلجیم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں بارڈر سے دس منٹ کی مسافت پر جرمنی کا آخن (Aachen) شہر آباد ہے۔

پروگرام کے مطابق بارڈر کراس کرنے کے بعد موٹروے پر ہی ایک ریسٹورنٹ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدّام کی ایک ٹیم اِن امور کی تکمیل کے لئے پہلے سے یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب (مبلغ انچارج جرمنی) اور جرمنی سے آنے والے وفد کے دیگر ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی سے کچھ دیر کے لئے گفتگو فرمائی۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے ریسٹورنٹ کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے چھ بج کر 35 منٹ پر فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

یہاں سے فرینکفرٹ کا فاصلہ 360 کلومیٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ساڑھے آٹھ بجے جماعت جرمنی کے مرکز ’’بیت السبوح‘‘ فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرینکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت السبوح جرمنی میں ورود مسعُود

حج اور مقاماتِ حج کا تعارف

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب۔ جرمنی

مکہ مکرمہ وہ مقدس شہر ہے جہاں خدا تعالیٰ کی سب سے قدیمی عبادت گاہ موجود ہے جو حج کا مقام اور روزِ اوّل سے ارضِ حرم ہے۔ اس قدیم گھر کی وجہ سے اس علاقے کو ''حرم'' کا درجہ ملا جس سے اس میں موجود ہر چیز کو امن و امان حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ درخت اور خودرو نباتات بھی کاٹے جانے سے محفوظ ہوگئے نیز پرندوں اور جانوروں کو بھی امان حاصل ہوئی۔ نہ تو انہیں مارا جاسکتا ہے اور نہ ہی ڈرایا بھگایا جاتا ہے۔ سوائے موذی جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اذخر نامی گھاس کو اس کی افادیت اور گھروں میں استعمال کی وجہ سے کاٹنا جائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (اٰل عمرٰن:98) ''اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہوگیا۔''

حدودِ حرم کا علاقہ مکہ مکرمہ کے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے البتہ اس کی حدود ہر طرف ایک جیسی نہیں ہیں اسی وجہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والے بڑے بڑے راستوں پر حدودِ حرم کی نشاندہی کر کے نشانات لگائے گئے ہیں تا کہ حرم کے علاقے کا تعین ہوسکے۔ خانہ کعبہ سے مختلف جہتوں میں حدودِ حرم اس طرح ہیں۔

اَلتَّنعِیم (مسجد عائشہؓ)	7.5 کلومیٹر
وادی نخلة	13 کلومیٹ
اِضَاۃُ لِبْن (عقیشیه)	16 کلومیٹر
اَلْجِعرَّانَة	22 کلومیٹر
اَلْحُدَیْبِیَة (الشمیسی)	22 کلومیٹر
جبل عرفات	22 کلومیٹر

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی - مطابع الرشید مدینہ منورہ ایڈیشن 2002ء صفحہ 16)

نوعِ انسان کی ہدایت کے اس مرکز کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَO فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا O (اٰل عمرٰن:97-98)

''یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔ اس میں کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔ اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہوگیا۔''

حج ایک ایسی عبادت ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد و یگانگت اور وحدت کو ظاہر کرتی ہے جہاں ہر ملّت و قوم سے تعلق رکھنے والا مسلمان کسی بھی امتیاز اور فرق کے بغیر ایک نقطۂ اتحاد پر حاضر ہوکر خدائے واحد و یگانہ کے لئے اپنی تمام خواہشات اور ارادوں سے الگ ہوجاتا ہے اور لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کا وِرد کرتے ہوئے اپنے مالک حقیقی کی حمد و ثنا کے ساتھ اپنے جسم و روح کو اُس کی مرضی کے تابع کر کے اپنی تمام تر خواہشوں اور اُمنگوں پر اُس کی رضا کو مقدم کرلیتا ہے دراصل یہی اسلامی عبادات کی غرض وغایت اور یہی اس کا مرکزی نقطہ ہے۔

اگر انسان اسلام کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لے تو ہر عبادت بجالاتے ہوئے اُس کی روح اُن وجد آمیز کیفیات سے لطف اندوز ہوسکتی ہے جو اُس کی پیدائش کا مقصدِ اوّلین اور اُس کی حیات کی علّت غائی ہے۔ اس لئے پہلے اسلام کو اچھی طرح سمجھ کر اُس پر مناسب حال عمل ایک انسان کے لئے ایسے سفر کا آغاز ہوگا جو تاریکیوں سے روشنی کی طرف لے جانے والا سفر ہوگا۔

حج ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ جب ایک انسان کسی سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس کا عاشق جانثار بن جاتا ہے تو وہ اپنے محبوب اور معشوق کو خوش کرنے کے لئے طرح طرح کے جتن کرتا اور اُس کی خوشنودی و خوشی کے لئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ وہ اپنے وجود کو طرح طرح کی تکالیف میں ڈال کر اپنے حال سے بے حال ہوجاتا ہے۔ وہ دیوانوں کی طرح اِدھر اُدھر گھومتا پھرتا اور بار بار درِ محبوب کے چکر لگاتا ہے۔ یہانتک کہ وہ اپنے محبوب سے تعلق رکھنے والی چیزوں سے والہانہ پیار کرتا ہے اور انہیں چومتے ہوئے اپنے سینے سے لگا کر اپنی الفت کا اظہار کرتا ہے تاکہ اس کی ان اداؤں سے اس کا محبوب خوش ہوجائے اور اس کے پیار کی نظریں اُس پر پڑیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حج کی اسی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجرِ اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اِس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کردے سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اُس گھر کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ وار مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ رُوحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے اور رُوح اُس وقت محبوبِ حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے رُوحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شک نہیں ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اُس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجرِ اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجرِ اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اُس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اُس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔''

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 100-101)

خانہ کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا گیا۔ اسی کا نام بیت اللہ، البیت العتیق، البیت المعمور اور کعبہ ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ غرض یہ گھر، یہ شہر اور اس کے مقامات ایسی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔ اس جگہ کا چپہ چپہ گواہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ ان شعائر اللہ کی یاد تازہ کرنے اور یقین محکم حاصل کرنے کے لئے کہ وہ سچے وعدوں والا خدا ہے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ کعبہ اور دوسرے شعائر اللہ کی زیارت کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے تمام وعدوں کو کس طرح پورا کر دکھایا۔

حج کی فرضیت: حج کے لغوی معنے زیارت اور ارادہ کرنے کے ہیں جبکہ شرعی اصطلاح میں حج سے مراد نیّت کر کے خاص وقت میں، خاص جگہوں پر مقرر شدہ افعال کا ادا کرنا ہے۔ حج 9 ہجری میں فرض ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ہجری میں اپنی زندگی کا واحد حج کیا جو حجۃ الوداع کے نام سے موسوم ہے۔ حج کی فرضیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَO (اٰل عمرٰن:98)

''اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو انکار کردے تو یقیناً اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔''

کعبہ وحدت کی نشانی اور حیاتِ نَو کی علامت ہے جبکہ حج کی ہر حرکت و سکون میں ایک پیغام مضمر ہے۔ خوش قسمت ہے وہ جو اس پیغام کی حقیقت کو جان کر اُسے عمل کے سانچے میں ڈھالنا شروع کردے کیونکہ جو زندگی کی اس حقیقت کو جان لیتے ہیں وہی بامراد ہونے والے ہیں۔

حج کے اوقات: حج کے لئے ابتدا ہی سے خاص مہینے مقرر ہیں جنہیں اَشْھُرُ الْحَجّ یعنی حج کے مہینے کہا جاتا ہے۔ یہ تین مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ایام میں ایک انسان حج کی تیاری کرسکے۔ اپنے اخلاق کی درستگی کرلے نیز حج کے دیگر عملی احکام مثلاً احرام وغیرہ کا آغاز کرے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے کہ: اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ (البقرۃ:198)

''حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔''

ارکانِ حج: حج کے تین بنیادی ارکان ہیں:

- ......احرام یعنی نیت باندھنا۔
- ......وقوف عرفہ۔ یعنی نو ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔
- ...... طواف زیارت جسے طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔ نو ذوالحجہ کو اگر کوئی شخص عرفات کے میدان میں خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔

(فقہ احمدیہ، حصہ اوّل صفحہ 331۔ مطبوعہ قادیان)

حج کی اقسام: حج کی تین قسمیں ہیں:

- ۔حج مفرد
- ۔حج تمتّع
- ۔حج قِران

حج مفرد: حج کی نیت سے آنے والا'' جب مکہ میں داخل ہو تو سامان وغیرہ رکھ کر اور وضو یا غسل کر کے سیدھا مسجد حرام میں جائے۔ تکبیر اور تلبیہ کہتے ہوئے حجر اسود کے سامنے کھڑا ہوجائے اور جس طرح سجدہ میں ہاتھ رکھتے ہیں اس طرح کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے حجر اسود کو چومے اور اگر چوم نہ سکے تو اپنے ہاتھ سے اُسے چھوئے۔ اور اگر چھو بھی نہ سکے تو چھڑی یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اُسے چوم لے۔ دھینگا مشتی کر کے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ حجر اسود کو اس طرح بوسہ دینے کو ''استلام'' کہتے ہیں۔ اِستلام کے بعد طواف شروع کرے یعنی حجر اسود کی دائیں جانب جدھر دروازہ ہے اس کی طرف چلتے ہوئے بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔

حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے اس لئے چکر لگاتے ہوئے اس کے باہر سے گزرے۔ پہلے تین چکروں میں رَمَل یعنی کسی قدر فخریہ انداز میں کندھے مٹکاتے ہوئے تیز تیز قدم چلنا مسنون ہے۔ ہر چکر میں جب بھی حجر اسود کے سامنے پہنچے تو اس کا استلام کرے۔ رکنِ یمانی کا استلام بھی مستحسن ہے۔ ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے آکر ختم کرے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آکر طواف کی دو رکعت پڑھے۔ مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد بیت اللہ کا یہ پہلا طواف ہے جسے طواف القدوم کہتے ہیں۔

بہرحال اس طواف کے بعد صفا پر آئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگے۔ درود شریف پڑھے، تکبیر اور تلبیہ کہے پھر یہاں سے مَرْوہ کی طرف جائے۔ مَروہ پر بھی اسی طرح دعائیں مانگے۔ یہ اُس کا ایک چکر ہوگا۔ اس کے بعد صفا کی طرف جائے یہ اس کا دوسرا چکر ہوگا۔ اس طرح صفا اور مروہ کے سات چکر لگائے۔ آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ ان سات چکروں کو ''سعی'' کہتے ہیں۔

سعی بین الصفا والمروۃ کے بعد وہ فارغ ہے۔ قیامگاہ پر آکر آرام کرے، بازار میں گھومے پھرے۔ کوئی پابندی نہیں۔

اس کے بعد آٹھویں ذوالحجہ کو مِنٰی میں جائے۔ وہیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھے۔ نویں کی فجر پڑھ کر مِنٰی سے عرفات کے لئے روانہ ہو۔ ظہر سے لے کر مغرب تک میدانِ عرفات میں وقوف کرے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں یہیں جمع کر کے پڑھے۔

وادی عُرَنہ جو عرفات کے پہلو میں ہے اُسے چھوڑ کر عرفہ کا سارا میدان مؤقف ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز سے فارغ ہوکر حج کرنے والا تلبیہ و تکبیر، ذکر الٰہی، استغفار اور دعا میں مشغول رہے۔ جب سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے چل کر ''مزدلفہ'' میں آجائے۔ وادی کو چھوڑ کر مزدلفہ کا باقی سارا میدان مؤقف ہے۔ یہاں عشاء کے وقت میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھے۔ صبح کی نماز بہت سویرے پڑھی جائے۔ اس کے بعد مشعر الحرام کے قریب جا کر ذکر الٰہی کرے۔ تکبیر اور تلبیہ پر زور دے جب کچھ روشنی ہوجائے تو مزدلفہ سے چل کر واپس مِنٰی میں آجائے۔ راستہ سے (۔) کنکریاں اُٹھالے۔ جب مِنٰی پہنچے تو سب سے پہلے جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ کو رمی کرے۔ یعنی عقبہ نامی ٹیلے کو اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارے۔ پہلی کنکری کے ساتھ بار بار تلبیہ کہنے کا وجوب ختم ہوجائے گا۔ اس کے بعد اگر اس کا ارادہ قربانی دینے کا ہے تو مذبح جا کر قربانی ذبح کرے۔ ورنہ اپنے بال کٹوا کر یا منڈوا کر احرام کھول دے۔ بال کٹوانے یا منڈوانے کو احرام کھولنا یا حلال ہونا کہتے ہیں۔ عورت

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُرامن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہو گیا ہے۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضاکاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہو گئی ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اَپ میں کام کیا۔

یوکے (UK) کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعیّن تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم دوسرے لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں۔

❁...... مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ❁...... مَیں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا۔ ❁...... مَیں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ ❁...... جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خود غرضی نہیں ہوگی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہوگا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ ❁...... میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اَور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی ہے۔ ❁...... ایم ٹی اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ ❁...... اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو رہا ہے۔ ❁...... مَیں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ ❁...... جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ ❁...... آج دنیا کی کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضاکارانہ طور پر ایسی خدمات بجا لا رہے ہوں۔ خصوصاً بچوں کی پُرجوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔ ❁...... جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جماعت احمدیہ ہر نئے آنے والے کو پیار محبت اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کے ذریعہ اسلام کا حقیقی اور نیا چہرہ دکھاتی ہے۔ ❁...... دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے اتنے کثیر افراد کو انتہائی امن اور محبت سے مل جل کر رہتے دیکھ کر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ❁...... آج اسلام کی تعلیم کے عملی نمونے دیکھ کر ہم اب اپنے دائرۂ اثر میں، اپنے لوگوں میں، اپنے ماحول میں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورتی کی تعلیم جماعت احمدیہ مسلمہ کے پاس دیکھو۔ ❁...... ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک اسلام کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔ ❁...... یہ بات بھی جلسہ کے ذریعہ سے نکھر کر سامنے آئی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے لوگوں کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ ❁...... پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفۂ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ لیکن خلیفۂ وقت نے ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

(جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے بعض کے تأثرات)

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔

ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19؍اگست 2016ء بمطابق 19 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ -
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُرامن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی ہر قسم کی پریشانیوں اور شرور سے محفوظ رکھے۔

جلسہ کا جو روحانی ماحول تھا جس کا اپنوں اور غیروں سب نے اظہار کیا، جو کیفیت سب نے اپنے اندر محسوس کی اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے اِس عہد کے ساتھ جھکے رہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے اور جن باتوں نے ہم پر اثر کیا ہے ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ! تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تُو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی، کسی نالائقی، کسی نااہلی کی وجہ سے ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! نیکیوں کے کرنے کی طاقت بھی تجھ سے ملتی ہے اور ان پر قائم رہنے کی طاقت بھی تجھ سے ہی ملتی ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں پر غلبہ بھی تیرے فضل سے ہی پا سکتے ہیں۔ ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ اُن بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے والے اور تیرے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مورد بنتے رہیں کہ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ابراھیم:8)۔ کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا، تمہیں مزید دوں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کے کام جلسے سے پہلے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کو کرنے کے لئے خدّام، اطفال، انصار، وقارِعمل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور جلسے سے دو تین ہفتے پہلے یہ کام شروع ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی گزشتہ خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں اور تقریباً دو ہفتہ بعد تک یہ سلسلہ سارے کام اور سامان کو سمیٹنے کی وجہ سے جاری رہتا ہے اور بڑی محنت اور اخلاص سے لوگ وقارِعمل کرتے ہیں اور پھر جلسے کی ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہو گیا ہے۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضاکاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال بھی کینیڈا سے خدّام وقارِعمل کے لئے آئے تھے لیکن تھوڑی تعداد میں اور صحیح طرح اُن سے کام بھی نہیں لیا جا سکا یا وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے وہ صحیح طرح خدمت سرانجام نہیں دے سکے۔ اس سال نہ صرف یہ کہ بہتر منصوبہ بندی ہے اور میری اطلاعات کے مطابق اس منصوبہ بندی کی وجہ سے بہت بہتر کام ہوا ہے بلکہ تعداد بھی اس سے بہت زیادہ ہے جو گزشتہ سال تھی۔ اور پھر اس سال امریکہ سے بھی خدام وقارِعمل کے لئے آئے۔ تو اس لحاظ سے اب یہ کام، وقارِعمل بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اَپ میں کام کیا۔ یوکے (UK) کے صدر خدام الاحمدیہ نے مجھے بتایا کہ ان باہر سے آنے والے خدام نے نہ صرف بڑی محنت سے کام کیا ہے بلکہ بڑی منصوبہ بندی اور بڑے جذبہ سے کام کیا ہے اور بڑی جلدی اس کام کو نپٹا بھی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ یوکے (UK) کے خدام و اطفال جو وقارِعمل کرتے رہے اور ڈیوٹیاں دیتے رہے وہ بھی یقیناً ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے بھی بہت محنت سے کام کیا اور ہمیشہ کرتے ہیں۔ یوکے کے اطفال اور خدام جو ڈیوٹیاں دیتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ انتظامیہ اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو چاہئے کہ جہاں وہ یوکے والوں کا شکریہ ادا کریں، ان کارکنوں کا، اطفال و خدام کا شکریہ ادا کریں وہاں کینیڈا سے اور امریکہ سے آنے والے خدام کا بھی ان کو شکرگزار ہونا چاہئے اور سب سے بڑھ کر تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں یورپ اور ان مغربی ممالک میں رہنے اور پلنے بڑھنے والے ایسے رضاکار عطا فرمائے جو بےنفس ہو کر کام کرتے ہیں۔

یوکے کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے جو ٹائلٹ کی صفائی سے لے کر کھانا پکانے، کھانا کھلانے اور پھر جلسہ گاہ کے مختلف کام، سیکیورٹی سے لے کر پارکنگ اور دوسری سہولیات مہیا کرنے اور پھر انہیں سمیٹنے تک انتہائی مہارت اور منصوبہ بندی سے کام کرتے رہے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آئیں گے۔ پس یہ کارکن ہمارے انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور اس طرح ان کارکنان کو بھی، ان کام کرنے والوں کو بھی، ان رضاکاروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرمایا اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے سے بڑھ کر اس خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح انہیں بچوں نوجوانوں بوڑھوں نے کام کرتے ہوئے متأثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تأثر بیان کر دیتا ہوں۔

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم دوسرے لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں۔

بینن کے وزیر دفاع جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کہتے ہیں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر بچہ، جوان دوسروں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوا نظر آیا۔ اگر کسی کو دوسرے کی زبان سمجھ نہ بھی آتی تھی تو مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہتا اور مہمان کی زبان میں کچھ نہ کچھ کہنے کی کوشش کرتا۔ جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارے کی ایک بہت بڑی مثال ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا۔ اس جلسہ میں شامل ہر بچہ، بڑا اور بوڑھا قربانی کر کے دوسروں کے آرام کا خیال رکھتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ آپ کا جلسہ میرے لئے ایک اکیڈمی کی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اتنے بڑے اجتماع میں کسی کو دھکم پیل کرتے نہیں دیکھا۔ ہر چیز ایک نظام اور طریق کے ساتھ چل رہی تھی۔ میرے لئے بڑا حیران کن تھا کہ ڈیوٹی پر موجود ہر چھوٹا بڑا مہمان کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اگر کسی چیز کا اشارۃً بھی اظہار کیا جاتا اور وہ موجود نہ ہوتی تو اسے فوراً خرید کر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی جاتی۔ سب سے بڑی بات تمام شاملین جلسہ کی سیکیورٹی کا مؤثر اور اعلیٰ انتظام کا ہونا تھا۔ سیکیورٹی کا ایک اعلیٰ اور عمدہ پلان تھا جس سے لگ رہا تھا کہ کسی پروفیشنل ٹیم نے اس کا انتظام کیا ہوا ہے حالانکہ وہاں مجھے نہ تو کوئی پولیس والا اور نہ ہی کوئی آرمی کے لوگ نظر آئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مَیں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ تو یہ تأثرات ہوتے ہیں غیروں کے۔

پھر بینن کے ہی ایک جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے اعلیٰ انتظامات کے بارے میں اگر کسی کو بتایا جائے تو وہ اس وقت تک یقین نہیں کرے گا جب تک خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر مجھے امید کا پیغام ملا ہے۔ دنیا میں ہر طرف ذاتی مفادات کی خاطر فسادات کئے جا رہے ہیں لیکن آپ کے جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خودغرضی نہیں ہو گی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہو گا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں صحافی ہونے کی حیثیت سے دنیا کے اکثر حصّوں میں گیا ہوں۔ مَیں نے سعودی عرب میں حج کے انتظامات دیکھے۔ ایران میں بھی بہت بڑے اجتماعات میں شرکت کی۔ میں نے یو این او (UNO) کے تحت بھی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اَور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بےلوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں اپنے دل کی کیفیت صحیح طور اپنے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ کہتے ہیں یہ میرے لئے بڑا حیران کن تجربہ ہے کہ ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہنستے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرتے دیکھے۔ مَیں یہ بات جاننے میں ناکام رہا کہ ان میں سے کون امیر ہے اور کون غریب۔ ایک ہی طرح ایک ہی جذبہ سے وہ دوسروں کے آرام کے لئے دن اور رات محنت کرتے نظر آئے۔ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ مَیں بینن میں نیشنل ٹی وی کا ڈائریکٹر رہا ہوں۔ مَیں نے آج تک ٹی وی کے براہ راست پروگرام کے اتنے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ یو این او (UNO) میں بھی اتنی زبانوں میں براہ راست تراجم نہیں ہوتے جتنے آپ کے ہاں ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تقاریر کے تراجم کا انتظامات تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو رہا ہے۔ مَیں نے احمدیت میں یہ بات سیکھی ہے کہ ایمان کو تمام باقی چیزوں سے افضل رکھو اور سچائی ہی کی جیت ہوتی ہے۔ طاقتور ہمیشہ طاقتور نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر میں تو کہوں گا کہ خدا سے ملانے والا راستہ آج بھی موجود ہے اگر کوئی اس پہ عمل کرنا چاہے تو۔

کونگو کنشاسا کے ایک صوبہ کے اٹارنی جرنل بھی شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں میں پچیس سال سے بطور مجسٹریٹ کام کر رہا ہوں۔ مَیں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ جنگل کو قابل رہائش بنا دیا جہاں سب کچھ میسر تھا۔ صاف ستھرے ٹائلٹس، رہائش گاہیں، ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز جو مختلف

زبانوں میں پروگرام نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے امیر، غریب، بڑے بڑے عہدوں والے سیاستدان، صاحبِ علم، دانشور سب ایک ہو کر کام کر رہے تھے۔ چالیس ہزار کے قریب مہمانوں کے کھانے پینے، لانے لے جانے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن یہ کام چھ ہزار کے قریب رضا کار بغیر کسی شور، ہنگامے اور فساد کے خوشی خوشی کر رہے تھے۔ ان رضا کاروں میں تین سال سے لے کر اسّی سال کی عمر کے افراد شامل تھے۔ یعنی بچے بھی اور بوڑھے بھی۔ یہ رضا کار دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کر رہے تھے۔ میں نے تو ہر طرف محبت اور اخوت ہی دیکھی۔ کہتے ہیں مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت مؤثر رنگ میں کام کر رہی ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ انشاء اللہ۔ کہتے ہیں مَیں تو سب کو کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو قریب سے دیکھو تو آپ کو خود بخود سمجھ آ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ جب جلسہ میں آیا تو صرف پہلا آدھا گھنٹہ اجنبی محسوس کیا اس کے بعد لوگ خود بخود مجھ سے آ کر ملتے رہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم سب ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے ہیں۔

یہ بھی جلسہ کی ایک خوبصورتی ہے کہ صرف جلسہ کے کام کرنے والے ہی غیروں کو متاثر نہیں کرتے بلکہ شاملین جلسہ بھی متاثر کر رہے ہوتے ہیں اور اس ذریعہ سے ایک خاموش تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی جہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بنیں کہ وہ اپنے عمل سے اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور غیر مسلموں کو متاثر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہے ہیں، اس لحاظ سے وہاں شامل ہونے والے احمدی بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے ان سے خاموش تبلیغ کروا رہا ہے۔

نائیجر سے صدر مملکت کے مذہبی امور کے مشیر خاص بھی اس سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تقریباً سارا سال سفر میں رہتا ہوں اور مذہبی میٹنگز میں شامل ہوتا ہوں۔ لیکن مَیں نے آج تک کبھی ایسا روحانی منظر نہیں دیکھا۔ جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ بیعت کا نظارہ دیکھنے کے بعد کہتے ہیں گویا میں بیعت رضوان میں شامل ہوں۔

جاپان سے ایک دوست آؤیاما (Aoyama) یوسف صاحب شامل ہوئے جو کہ مشہور سکالر اور جاپان اینگلیکن (Anglican) چرچ کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدی نوجوانوں اور بچوں کا جذبہ خدمت قابل تحسین ہے۔ آج دنیا کی کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضا کارانہ طور پر ایسی خدمات بجا لا رہے ہوں۔ یہ نظارہ صرف جلسہ سالانہ میں نظر آ رہا ہے۔ کہیں نوجوان بھاگ بھاگ کر کھانا کھلانے کے لئے فکرمند ہیں۔ کہیں کوئی مہمان کو لانے لے جانے کے لئے گاڑیوں کی فکر میں ہے۔ کہیں بچے پانی پلا رہے ہیں تو کہیں بڑی عمر کے افراد مختلف کاموں میں مصروف ہیں۔ خصوصاً بچوں کی پُر جوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔ اور انشاء اللہ ہے۔

پھر یوگنڈا کے وائس پریذیڈنٹ ایڈورڈ سیکاندی (Edward Ssekandi) تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب انہیں جلسہ گاہ کا ٹور (tour) کروایا گیا اور بتایا گیا کہ تمام کارکن رضا کار ہیں تو بہت حیران ہوئے۔ پھر سیکیورٹی والوں کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ ٹھیک ہے باقی تو رضا کار ہیں لیکن ان کو یقیناً پیسے دیئے جاتے ہوں گے۔ تو موصوف کو جب یہ بتایا گیا کہ یہاں کام کرنے والے تمام لوگ رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہیں تو بڑے متاثر ہوئے۔ کہنے لگے مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا جہاں تمام لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ رہے ہوں اور میں نے مسلمانوں کے بارے میں یہی سن رکھا تھا کہ لوگوں کے گلے کاٹتے ہیں اور دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ یوگنڈا میں بھی مسلمان آپس میں لڑتے رہتے ہیں اور حکومت کو بسا اوقات Intervene کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اب مجھے پتا چلا کہ اصل اور حقیقی مسلمان کون ہیں اور اسلام کی تعلیم امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔

رشیا سے ایک مہمان خاتون ڈاکٹر ارینا سرینکو (Dr Irina Sirinko) آئی ہوئی تھیں۔ موصوفہ روس میں انسٹی ٹیوٹ آف اورئینٹل سٹڈیز میں پروفیسر ہیں۔ کہتی ہیں کہ جماعت کے اس جلسہ میں شرکت میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا جو ایک ناقابل فراموش تجربہ ثابت ہوا۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ جلسہ کا انتظام اور منصوبہ بندی بہت اعلیٰ معیار کی تھی بلکہ بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جماعت احمدیہ ہر نئے آنے والے کو پیار محبت اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کے ذریعہ اسلام کا حقیقی اور نیا چہرہ دکھاتی ہے۔

آئس لینڈ سے ایک مہمان آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کے نہایت خوبصورت ترین تجربات میں سے تھا۔ چالیس ہزار افراد کو ایک جگہ اکٹھا دیکھ کر میرا ایمان دوبارہ زندہ ہو گیا۔ دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے اتنے کثیر افراد کو انتہائی امن اور محبت سے مل جل کر رہتے دیکھ کر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا انتہائی شکر گزار ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ اسلام کے حقیقی امن اور محبت کے پیغام کو پھیلاؤں۔

تو یہ جو ہمارا ماحول ہوتا ہے اس کو بھی دیکھ کر لوگ بڑے متاثر ہوتے ہیں۔

شاملین کی طرف سے بعض ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جو بعض دفعہ برا اثر ڈال سکتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پردہ پوشی ہے کہ ان لوگوں کے سامنے ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ اب اس سال بھی کچھ ایسے واقعات تھے جو نہیں ہونے چاہئیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپس میں لڑائیاں بھی کیں اور ایسے لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ نہ صرف جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں بلکہ باہر سے آنے والوں کو ایک ایسا پیغام دے رہے ہیں جو اسلام سے بھی دور کر رہا ہے اور پھر جماعت احمدیہ کو بھی ان لوگوں میں شمار کر دیتے ہیں جن کے بارے میں لوگ اچھے تاثر نہیں رکھتے۔ ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں تو خاص طور پر اور عموماً ویسے بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

یونان کے وفد سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور بہت منظم انداز میں رضا کاروں نے سارا کام کیا۔ جب مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے لسٹ بنانی شروع کر دی کہ دیکھوں کتنے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہیں۔ میں حیران ہوا کہ میری لسٹ کی تعداد اسّی ممالک تک پہنچ گئی۔ کہتے ہیں جلسہ کے تیسرے دن جب عالمی بیعت کی تقریب دیکھی تو یہ میرے لئے بہت روحانی تجربہ تھا۔ میں نے بہت سارے لوگوں کے چہروں کو جذبات سے بھرپور پایا۔ واقعی یہ ایک بہت خوبصورت نظارہ تھا۔

پھر مقدونیہ سے بھی ایک صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ مقدونیہ اور کروشیا کا بڑا وفد تھا۔ ایک صاحبہ کا تاثر بیان کر رہا ہوں۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات نے مجھے بہت حیران کیا۔ ہر مہمان کے لئے ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ میں سب سے زیادہ چھوٹے چھوٹے بچوں سے متاثر ہوئی جو مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔

گوئٹے مالا کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ خیوسلیز صاحب کہتے ہیں کہ مہمانوں کی خدمت قابل رشک تھی۔ اس طرح بچوں کی ڈیوٹیاں لگا کر عملی طور پر مستقبل کے لئے انہیں تیار کرنا تا کہ اپنی ذمہ داریاں اس رنگ میں نبھا سکیں قابل تقلید ہے۔

پس جہاں عمومی طور پر جلسہ ہر احمدی شاملین کے لئے اعتقادی اور عملی بہتری کا ذریعہ بنتا ہے، جلسہ میں ہر ایک اپنی اپنی اصلاح کرتا ہے، اکثر کی عملی اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے وہاں جلسہ غیروں کو بھی متاثر کرتا ہے اور صرف تربیت کی حد تک ہی نہیں ہے بلکہ اب تو اس کی وسعت اتنی ہو گئی ہے کہ جلسہ سالانہ احمدیت اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے۔

اصل مقصد، بہت بڑا مقصد تو جماعت کے افراد کی تربیت ہے لیکن غیروں کے یہاں آنے سے تبلیغ کے بڑے نئے رستے کھل رہے ہیں۔ مہمان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہم پر ظاہر نہیں تھی اور میڈیا اور بعض مسلم گروہ یا گروپ غلط رنگ میں اسلام کو پیش کرتے ہیں اور وہی ہمارے ذہنوں پر حاوی ہے۔ یہ اکثر نے اظہار کیا۔ مسلمان کا نام سنتے ہی دہشت گردی اور شدت پسندی اور ظلم کی تصویر ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ لیکن آج اسلام کی تعلیم کے عملی نمونے دیکھ کر ہم اب اپنے دائرۂ اثر میں، اپنے لوگوں میں، اپنے ماحول میں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورتی کی تعلیم جماعت احمدیہ مسلمہ کے پاس دیکھو۔

اس ضمن میں بعض اور تأثرات بھی بیان کرتا ہوں۔ گوئٹے مالا کی ایک ممبر آف پارلیمنٹ آلیانہ (Aliana) صاحبہ کہتی ہیں کہ مسلم جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شمولیت میرے لئے ایک حسین تجربہ تھا اور اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئی۔ اسی طرح خوش کن مہمان نوازی اور محبت و پیار کی فضا قابل رشک ہے خصوصاً مختلف خیال اور مختلف اقوام کے درمیان غیر معمولی محبت اور بھائی چارے کی بہترین مثال قابل احترام اور قابل تقلید ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت میری زندگی کی بہترین یادیں ہیں۔ اس پر میں دلی خوشی اور مسرت محسوس کرتی ہوں۔ کہتی ہیں مَیں یہاں کی نہ بھولنے والی حسین یادیں لے کر اپنے ملک گوئٹے مالا واپس لوٹ رہی ہوں اس تمنا کے ساتھ کہ آئندہ بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو۔

ایک غیر از جماعت دوست زکریا سعدی صاحب پی ایچ ڈی کے طالبعلم ہیں۔ کہتے ہیں مَیں سمجھتا ہوں کہ جلسہ سالانہ ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک اسلام کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔ نیز یہ بات بھی جلسہ کے ذریعہ سے نکھر کر سامنے آئی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے لوگوں کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ افریقی ممالک میں غرباء کے لئے میڈیکل کیئر (Medical Care) بہم پہنچانا، پینے کا پانی مہیا کرنا اور دوسری سہولیات مہیا کرنا۔

پھر ایک غیر از جماعت غیر مسلم دوست ٹونی وائٹنگ (Tony Whiting) ہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت کو دیکھ کر اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں مثلاً کمیونٹی کیا ہوتی ہے اور کس طرح یکجان ہو کر امن کے قیام کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور کس طرح نوجوان نسل کو امن کے قیام کے لئے حرکت میں لا کر دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے معاشرے کا ایک قیمتی اور فعّال رکن بنایا جا سکتا ہے۔ آپ کی کمیونٹی کو دیکھ کر ہرگز تعجب نہیں ہوتا کہ کیوں دنیا بھر سے لوگ آپ کی جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

نومبائعین کے بھی تأثرات ہیں اور یہ ان کی تربیت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ گوئٹے مالا کے ایک نومبائع لوئس الفریڈو (Luis Alfredo) صاحب کہتے ہیں کہ میرے لئے ایک ایسی جماعت کا ممبر ہونا جو حقیقی

اسلامی تعلیمات کو عملاً دنیا میں پیش کر رہی ہے ایک عظیم سعادت ہے جس کی ایک مثال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے جس میں مختلف اقوام اور رنگ و نسل کے افراد باہمی محبت و اخوت کی عملی مثال بنے ہوتے ہیں اور اپنے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی عملی تصویر جلسہ سالانہ میں دیکھنے میں آتی ہے۔

پھر بیلجیم کی ایک خاتون ہیں فاطوماتا دیالو (Fatoumata Diallo) صاحبہ اپنے دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں اور بچوں کے ساتھ ہی انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ کہتی ہیں مجھے میرے خاوند نے جماعت سے متعارف کروایا تھا مگر میں جماعت کے حوالے سے ایک مخمصے کا شکار تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ ہے۔ کوئی کہتا تھا یہ لوگ تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر سچائی معلوم کروں۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ بہت اچھے، باتہذیب اور سب سے بڑھ کے سچے مسلمان ہیں۔ اور پھر میرے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ذکر رہا۔ امن و سکون، سچائی اور حوصلہ اور بردباری کی تلقین تھی۔ کہتی ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ راہ دکھلائی جو اس کی ذات کی طرف لے جانے والی ہے۔ پھر شکریہ بھی ادا کرتی ہیں کہ بہت سارے والنٹیئرز نے، کارکنان نے دن رات تھکاوٹ کے باوجود ہمارے سکون کا خیال رکھا اور ہمیں بہت عزت دی۔

جاپان کے پروفیسر صاحب جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں اسّی ممالک کے تیس ہزار سے زیادہ لوگ شریک ہیں۔ پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفۂ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ لیکن خلیفۂ وقت نے ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔ مرکزی پریس اینڈ میڈیا کا جو ہمارا آفس ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ کوریج جلسے سے پہلے شروع ہو گئی تھی اور بی بی سی ریڈیو فور، دی اکانومسٹ، دی گارڈین، دی انڈیپنڈنٹ، چینل فور، ڈیلی ٹیلی گراف، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی میل۔ ڈیلی میل دنیا کی سب سے زیادہ آن لائن پڑھی جانے والی اخبار ہے۔ دی سن، یہ یوکے (UK) میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اخبار ہے۔ ریڈیو ایل بی سی، لندن لائیو ٹی وی، سکائی نیوز، چینل فائیو، سکاٹش ٹی وی، بلفاسٹ ٹیلی گراف، اور ناٹنگھم پوسٹ وغیرہ ان سب میں جلسہ کی کوریج ہوئی۔ اس کے علاوہ بی بی سی کے مختلف ریجنل سٹیشنوں پر خبریں نشر ہوئیں۔ اس طرح ان کا خیال یہ ہے کہ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے قارئین کی تعداد 41 ملین ہے اور ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد 2.48 ملین ہے۔ تقریباً اڑہائی ملین۔ ٹیلی ویژن پر دیکھنے والوں کی تعداد ایک ملین ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ اکانوے (91) ملین لوگوں تک خبر پہنچی۔ اس طرح اگر سب کو ملایا جائے تو کل تعداد 135 ملین بنتی ہے۔ لیکن انہوں نے محتاط رپورٹ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ہم یہ تصور کریں کہ سارے اخبار نہیں پڑھتے اور لوگ ہر خبر نہیں پڑھتے اور اگر اس ٹوٹل تعداد کا صرف بیس فیصد دیکھیں تو تب بھی اٹھارہ ملین سے اوپر افراد تک جلسہ کی خبر اور جماعت احمدیہ کا امن اور پیار و محبت کا پیغام پہنچا ہے۔

اگر یہ اصول یا فارمولا استعمال کیا جائے تو گزشتہ سال تو اس سے بہت کم تھا لیکن اگر ہم صرف بیس فیصد کو ہی گنیں تو تب بھی گزشتہ سال سے چھ ملین سے زائد لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔ لیکن ویسے تو میرا خیال ہے سو ملین سے اوپر تک پہنچا ہے۔ گزشتہ سال یہ اس لحاظ سے کیلکولیٹ (calculate) نہیں کیا گیا تھا۔ اس کوریج پر ہمارا پریس اور میڈیا سیکشن خود بھی حیران ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو اس طرف توجہ ہوئی۔

شعبہ تبلیغ یوکے کی میڈیا ٹیم کے مطابق ساؤتھ ویسٹ لنڈنر (Southwest Londoner) اخبار میں تین آرٹیکل شائع ہوئے اور اس اخبار کو آن لائن پڑھنے والے ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ ہیں۔ سکاٹ لینڈ میں ہیرلڈ میگزین میں جلسہ کے حوالے سے مضمون شائع ہوا۔ اس کے قارئین کی تعداد بھی پونے دو لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بیلجیم کے دو نیشنل اخبارات نے جلسہ کے حوالے سے مضامین شائع کئے۔ گیانا سے بھی ایک صحافی خاتون کیمرہ مین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ وہاں ٹی وی جی (TVG) پر جمعرات سے لے کر اتوار تک روزانہ شام کی خبروں میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں دی گئیں۔ اس کے علاوہ گیانا کے مشہور اخبار گیانا ٹائمز میں بھی آرٹیکل چھپے۔ محتاط اندازے کے مطابق اس ٹیلی وژن چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے جبکہ اخبار گیانا ٹائمز کے قارئین کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔

ان اخبارات میں چھپنے والے آرٹیکلز کے حوالے سے مثبت اور منفی ہر دو طرح کے ردّ عمل دیکھنے کو ملے۔ لوگوں نے آرٹیکلز کے نیچے اپنے تأثرات بھی لکھے ہیں۔ بعض تأثرات یہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کا فرقہ باقی تمام اسلامی فرقوں سے ممتاز ہے اور صحیح معنوں میں امن پسند لوگ ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ان سے نفرت کرتے ہیں۔

پھر ایک صاحب نے لکھا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے لیکن دنیا بھر میں سنّی مسلمان ان پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں کافر کہتے ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لوگ ہندوؤں کے خدا کرشنا کو ایک پیغمبر سمجھتے ہیں۔ یہ بہت امن پسند لوگ ہیں۔ ان کے نظریات دیگر مسلمانوں سے مختلف ہیں اسی وجہ سے دنیا بھر میں ان پر مظالم کئے جا رہے ہیں۔

پھر بعضوں نے اخباروں کو یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق خبر پڑھ کر اچھا لگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان لوگوں پر بھی اثر انداز ہو جو اسلام کو شدت پسند سمجھتے ہیں۔

پھر ایک نے یہ لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان شدت پسندی کے خلاف کب آواز اٹھائیں گے۔ پھر لکھنے والا لکھتا ہے کہ جیسا کہ آپ نے اخبار میں پڑھا کہ احمدی مسلمان بڑے وسیع پیمانے پر شدت پسندی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ احمدی تو ایک لمبے عرصے سے شدت پسندی کی سخت مذمت کر رہے ہیں لیکن لوگ ان کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور میڈیا کی دوسری خبروں کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو judge کرتے ہیں۔

فرانس میں جو خبر چھپی اس پہ ایک نے یہ لکھا کہ مَیں امید کرتا ہوں کہ فرانس میں بھی اس قسم کا ایک جلسہ منعقد ہو تا کہ وہاں شدت پسند دوسروں پر اپنی رائے ٹھونسنا بند کر دیں۔

لوگوں کے بعض تأثرات ایسے ہیں کہ بڑی دیر سے اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن یہ اب کام ہوا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ تو سو سال سے زائد عرصے سے یہ کام کر رہی ہے۔ یہ پریس اور میڈیا ہمیں کوریج نہیں دیتا اس لئے کہ ان کی دلچسپی کے سامان اس میں نہیں ہوتے۔ اب کیونکہ پریس نے کوریج دی تو لوگ سمجھ رہے ہیں شاید یہ پہلی دفعہ کام ہوا۔

ایم ٹی اے افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ افریقہ میں کوریج ہوئی۔ جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات پہلی مرتبہ 'ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ' کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔ مشرقی اور مغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد کے پیغام بھیجے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ درج ذیل ٹی وی چینلز نے بھی جلسہ کی نشریات دکھائیں۔ گھانا نیشنل ٹیلیویژن، سائن پلس ٹی وی گھانا، ٹی وی افریقہ، سیرالیون نیشنل ٹی وی، ایم آئی ٹی وی نائیجیریا۔ بینن میں بھی ایک نجی چینل ای ٹیلی پر میرا خطاب پورا نشر کیا گیا۔ کانگو برازاویل کے محدود علاقہ میں بھی جلسہ کے پروگرام ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہوئے۔ یوگنڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے پہلے تو جلسہ سالانہ کی نشریات دکھانے سے معذرت کر لی تھی مگر عین آخری وقت انہوں نے جلسہ کی کوریج کی اجازت دے دی۔ اس طرح یوگنڈا کے علاوہ روانڈا میں بھی جلسہ کی نشریات دیکھی گئیں۔

میڈیا کوریج کی وجہ سے اور جلسہ کی وجہ سے بعض بیعتیں بھی ہوئیں۔ کانگو برازاویل میں ایک عیسائی دوست مسٹر ویلی (Willy) کو مشن ہاؤس میں جلسہ سالانہ یوکے (UK) دکھانے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے تینوں دن جلسہ سنا اور جلسہ کے بعد کہنے لگے مجھے پہلے مسلمانوں سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن یہاں آ کر مَیں نے دیکھا کہ ہر طرح پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی تھیں۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقاریر نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اب مجھے جماعت کے حق میں کوئی اور دلیل نہیں چاہئے۔ مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

پھر ایک مقامی جماعت کے صدر کی بیوی عیسائی تھیں۔ ان کو بہت تبلیغ کی گئی لیکن وہ بیعت کرنے کی طرف نہیں آتی تھیں۔ اس مرتبہ انہوں نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور جب میرا خطاب سنا تو اس کے بعد کہنے لگیں کہ اس تقریر نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں جماعت میں داخل ہو جاؤں کیونکہ یہاں سچائی ہی سچائی ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

تو یہ چند نمونے میں نے دکھائے ہیں۔ بے شمار نمونے میرے پاس آئے ہوئے تھے اور مزید آتے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس لحاظ سے ہمارا اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا چلا جانا چاہئے تا کہ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے وارث ہم بنتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے انعاموں کو مزید وسیع کرتا چلا جائے۔

پس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی بلکہ ہر احمدی جو یہاں تو شامل نہیں تھے لیکن دنیا میں دیکھ رہے تھے، ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نیز انتظامیہ سے بھی مَیں کہوں گا۔ وقت زیادہ ہو گیا اس لئے انتظامیہ کے بارے میں زیادہ باتیں نہیں کیں۔ بعض کمیاں ہوئی ہیں۔ بعض جگہ سے مجھے اطلاعات ملی ہیں۔ سکیننگ کے شعبہ میں، اَور جگہوں پر، پارکنگ کی جگہوں پر اور اسی طرح سیکیورٹی میں بھی بعض کمیاں نظر آئی ہیں اس لئے اس کی بہتر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جس کے لئے ابھی سے انتظامیہ کو کام شروع کر دینا چاہئے۔ اور کیا منصوبہ بندی کرنی ہے اور کس طرح ان کمیوں کو دور کرنا ہے، کیا بہتر سے بہتر انتظامات کرنے ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور پھر مجھے اس کی رپورٹ بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء

..................................از صفحہ نمبر 20

سے اخلاق زوال کا شکار ہو رہے ہیں۔ جدید معاشرہ میں زنا اور فسق و فجور زیادہ سے زیادہ مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ یہ معاشرہ جو آزادی کے نام پر جیتا ہے اور جس میں ہم بھی رہتے ہیں، فیملی کو اکٹھا رکھنے، انسانی اخلاقیات، اور عزت نفس کے معاملات میں کافی خطرناک معلوم ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ اسلامی پردہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے یا اُس پردہ کا ذکر کرتا ہے جس سے مرد اور عورتیں تہذیب کے دائرہ میں رہنا سیکھتے ہیں اور یہ تہذیب ان کے حلیہ اور رویّہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ قرآن کریم ہماری اِس طرف راہنمائی کرتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے: 'مومن مردوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں......اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں.....'(النور:32-31)

خدا تعالیٰ نے دونوں کے درمیان جو قدرتی کشش پیدا کی ہے، اس کے نتیجہ میں جس قدر مردوں اور عورتوں میں آزادانہ میل ملاپ رہے گا اتنے ہی ایسے تعلقات پیدا ہوں گے جو معاشرہ کے تہذیب وتمدن کو برباد کر دیں گے۔

Internet اور بعض ٹی وی چینلز بڑے اچھے اور مفید پروگرامز مہیا کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے کئی لوگ اور خاص طور پر نوجوان لوگ اچھے پروگراموں کی بجائے گندی اور فحاشی سے پُر فلمیں دیکھتے ہیں، اور گھٹیا تفریح میں کئی کئی گھنٹے ضائع کرتے ہیں جو دھیرے دھیرے انسان کی صحتمند اور اخلاقی زندگی کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم امانتوں میں خیانت نہ کریں۔ دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کر کے اور نا انصافی سے کام لے کر انسان تقویٰ سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ایسے شخص کی عبادت بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے حکّام کی ہر بات میں اطاعت کریں سوائے اِس کے کہ وہ ہمیں شریعت کے خلاف کچھ حکم دیں۔

حقیقی راہ تقویٰ کی راہ ہے اور اگر عوام اور حُکّام سب تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کریں گے تو وہ کامیابی حاصل کریں گے۔

3۔ بیعت کی تیسری شرط یہ ہے: بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکمِ خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا۔

اسلام نے ہمیں خدا تعالیٰ کے پیار اور اس کی اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے نماز کا طریقہ سکھایا ہے اور قرآن کریم میں نماز کے حکم کے متعلق کئی آیات ملتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ 'پھر جب تمہیں اطمینان ہو جائے تو نماز کو قائم کرو۔ یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررّہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔'(النساء:104)

نماز روحانیت کو بڑھانے کے لئے سب سے اہم قدم ہے اور اُس کے فوائد بے حساب ہیں۔ جو شخص نماز خشوع و خضوع سے اور باقاعدگی سے ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا محبّ بن جاتا ہے۔ وہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیتا ہے اور اس کے عِوَض میں خدا تعالیٰ پوری کائنات کو اور پوری دنیا کو اس کا غلام بنا دیتا ہے۔

جب نماز پانچ دفعہ دن میں ادا کی جائے تو ہمارے گناہ اور ہماری لغزشیں معاف ہونے لگتی ہیں اور ہماری روحوں کو دنیا کے بوجھ اور زنجیروں سے آزاد کرا دیا جاتا ہے۔ اُس کی جگہ خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اپنے صحابہ سے استفسار فرمایا کہ، مجھے بتاؤ، اگر کوئی نہر تمہارے دروازے سے گزرتی ہو اور تم اس میں دن میں پانچ بار نہاؤ تو کیا تمہارے بدن پر کوئی مَیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے کہا کہ بدن پر کوئی میل نہیں رہتی۔ آپؐ نے فرمایا: پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ بھی یہی حال ہے۔ وہ انسان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو دھو کر مٹا دیتی ہے۔

جب بھی ہو سکے، نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے اور ہمیں بڑی عاجزی کے ساتھ لوگوں کو بھی یہی تلقین کرنی چاہئے کہ وہ بھی اپنی نمازیں باقاعدگی سے اور بر وقت ادا کیا کریں۔

تہجد نماز فرض نماز نہیں ہے لیکن یہ روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ بات بھی فرض نہیں ہے کہ تہجد نماز باجماعت ادا کی جائے، نمازی عموماً رات کو اکیلا ہی ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت میں محو ہوتا ہے۔ یہ ایک زبردست تجربہ ہے اور اگر نمازِ تہجد پاک صاف دل کے ساتھ ادا کی جائے، تو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ رات کے اُن اندھیرے اوقات میں اپنے تخت سے نیچے اترتا ہے اور اپنے حقیقی عبد کی دعائیں سنتا ہے۔

بیعت کی اِس شرط میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ایک احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دعائیں کرتا رہے اور درود شریف پڑھتا رہے اور خدا تعالیٰ کی پناہ اور اس کا رحم طلب کرتا رہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے اپنے پیار کو بڑھاتا رہے اور ان کے لئے غیر معمولی طور پر پیار اور محبت کے جذبات کا اظہار کرتا رہے۔

بیعت کی اس شرط میں بخشش طلب کرنے اور استغفار کرنے کا بھی ذکر ہے۔ استغفار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگی جائے کہ وہ ہماری کوتاہیوں کو معاف کرے تا کہ ہم ہر قسم کی غلطی اور گناہ سے محفوظ رہیں اور تا کہ ہم ہر قسم کی کوتاہیوں اور گناہوں کے بد اثرات سے محفوظ رہیں۔ یعنی جو ہماری طرف سے ہوں یا کسی دوسرے کی طرف سے۔ استغفار کئے بغیر ہم روحانیت کے اعلیٰ مدارج کو نہیں پا سکتے۔ استغفار روحانی ترقی کی کُنجی ہے۔

ایک اور عہد ہمارا یہ ہے کہ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فیوض و برکات کو یاد رکھیں گے۔ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ اس نے ہمیں امام الزمان کو ماننے کی توفیق دی۔ اگر ہم اِس فضل کی قدر کریں گے تو ہم قدرتی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے اور اُن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف راغب ہوں گے۔

ہم یہ بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی حمد اور اس کی عظمت بیان کریں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی کام جو بسم اللہ کہے بغیر شروع کیا جائے، اس میں کوئی برکت نہیں ہوتی۔ اور جو شخص تھوڑی چیز ملنے پر شکر ادا نہیں کرتا وہ وافر چیز ملنے پر بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ اور جو شخص لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا، وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ پس، ہمیں خدا تعالیٰ کی ایسے رنگ میں حمد اور عظمت بیان کرنی چاہئے کہ ہم اس کی مخلوق کے بھی شکر گزار رہوں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے دوسرے اجلاس کے موقع پر پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّام ختم المرسلیں

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اِس راہ پر قربان ہے

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عِقاب

4۔ بیعت کی چوتھی شرط یہ ہے: یہ کہ عام خلقُ اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

اگر کوئی شخص آپ سے کوئی غلط بات کرے یا کوئی شرارت کرے تو آپ کو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے اور معاملہ کو پُر امن انداز میں نمٹانا چاہئے تا کہ جو شخص آپ کا دشمن ہے، وہ آپ کا اچھا دوست بن جائے۔

اگر کسی شخص کا رویّہ یا اُس کا طرز عمل لوگوں کو نقصان پہنچائے تو استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور بخش دینا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی شریر حرکتوں میں حد سے تجاوز کرے تو متعلقہ نگران یا حکّام کو مطلع کرنا چاہئے تا کہ درست طور پر کارروائی کی جائے۔ ہمیں کسی بھی شریر شخص کے خلاف کوئی دشمنی یا بغض نہیں رکھنا چاہئے بلکہ ہمیں عاجزی اور انکساری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اُن کے لئے ایک مثال قائم کرنی چاہئے جس کے پیچھے وہ چل سکیں۔

5۔ بیعت کی پانچویں شرط یہ ہے: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

قرآن کریم متعدد بار اِس بات پر زور ڈالتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر اور اُس کے انبیاء پر ایمان رکھنے کے نتیجہ میں نیک اعمال اور نیک تبدیلیاں انسان میں پیدا ہوتی ہیں۔ حقیقی ایمان کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو۔ اگر یہ محبت سچی ہے تو پھر ہمارے اعمال اُس محبت کی عکاسی کریں گے۔

جب ہم شعوری طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں گے اور اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ڈھالیں گے تو تب اور صرف تب ہی ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت بڑھے گی۔

ایک عام غلطی جو ہم سے سرزد ہوتی ہے یہ ہے کہ ہم خوشی کے وقت خدا تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔ ہمیں احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایسی غلطی کبھی نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ خوشیوں کے وقت میں ہمیں خدا تعالیٰ کا زیادہ شکر گزار بننا چاہئے۔ خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ کا شکر بجا لانا نہایت ضروری ہے۔

یہ بات واضح ہے کہ جس قدر ہم اپنے ایمان اور روحانیت میں ترقی کریں گے اُسی قدر ہماری آزمائشیں بڑھ جائیں گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرتے ہوئے کامیابی ہمارے ساتھ ہو گی۔ اور اس وجہ سے ہمارے ایمان مضبوط ہوتے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں کبھی بھی اکیلا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا اور بظاہر شدید دُکھ کے عالم میں کامیابی ہماری ہی ہوگی۔ ہم سب ان آزمائشوں کے وقت خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی پناہ کا تجربہ اور مشاہدہ کریں گے۔

6۔ بیعت کی چھٹی شرط یہ ہے: یہ کہ اتّباعِ رسم اور متابعت ہَوَا وُ ہَوَس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللہ اور قَالَ الرَّسُول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری کسی بھی سنت کی تجدید کرتا ہے تا کہ دوسرے لوگ اُس

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے دوسرے اجلاس کے موقع پر پڑھا جانے والا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

عہد شِکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ

حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ

بادشاہی کی تمنّا نہ کرو ہرگز تم
کوچۂ یار یگانہ کے گدا ہو جاؤ

بحرِ عرفان میں تم غوطے لگاؤ ہر دم
بانئ کعبہ کی تم کاش دعا ہو جاؤ

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بُھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ

پر عمل کرنا شروع کر دیں، اُسے اُن لوگوں کے برابر اجر ملے گا جو اُس سنت پر عمل کریں گے۔ اور ان کا اجر ان کے ساتھ ہوگا۔ لیکن جو شخص کوئی بدعت شروع کرے اور دوسرے لوگ بھی اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو وہ شخص ان لوگوں کے گناہ میں شریک ہوگا جو اس پر عمل کریں گے۔ اور ان کے گناہ ان کے ساتھ رہیں گے۔

آنحضورؐ نے ہمیں تنبیہ کی کہ ہم کسی بھی قسم کی بدعات کو اسلام میں داخل نہ کریں جن کی وجہ سے ہمارا ایمان تباہ و برباد ہو جائے اور ہم دین سے دور ہٹ جائیں۔ وہ تمام اعمال جو ہمیں اپنے ایمان سے دور کر دیں، وہ قابلِ مذمت ہیں اور ان کو ترک کر دینا چاہئے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ اور آنحضورؐ کے احکامات اور سنت کے خلاف ہیں۔

قرآن کریم ایک منفرد کتاب ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو روحانی اور اخلاقی علوم و معارف اور رشد و ہدایت سے بھرا پڑا ہے۔ جو شخص قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اُس میں نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ قرآن کریم میں ایک کامیاب زندگی گزارنے کے تمام قواعد و ضوابط موجود ہیں۔ قرآن کریم میں صرف قواعد و ضوابط اور احکامات ہی موجود نہیں بلکہ اس میں تمام دعووں کی تائید میں عقلی و نقلی دلائل بھی موجود ہیں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ گھر بابرکت ہوتا ہے جہاں قرآن کریم کی تلاوت کی جائے اور جہاں آنحضور ﷺ کی سنت کی پیروی کی جائے۔

7۔ بیعت کی ساتویں شرط یہ ہے: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

غرور اور نخوت، تکبر کی شاخیں ہیں اور تکبر کا مطلب یہ ہے کہ کسی انسان کو اپنی اہمیت اور قابلیت پر بڑا گھمنڈ ہو اور یہ ایک نہایت ہی منفی خصوصیت ہے۔ یہ انسان کے دل کو حقیقی عاجزی و انکساری سے محروم رکھتی ہے۔ ہمیں ہر لحاظ سے تکبر سے نفرت کرنی چاہئے اور عاجزی و انکساری کے اوصاف اپنانے چاہئیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے: بس تکبر کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانہ ہے۔ ہمیں کبھی بھی اپنے آپ کو کسی بھی حال میں اپنے اردگرد کے لوگوں سے بالاتر نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ ہمیں بڑی محنت سے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم فروتنی، عاجزی، خوش خُلقی، حلیمی اور مسکینی کے اوصاف اپنائیں۔ یہ وہ اوصاف ہیں جن کے ذریعہ سے ہم شیطان کو شکست دے سکتے ہیں۔

وہ شخص عاجز ہے جو حقیقی طور پر یہ ایمان رکھے کہ صرف خدا تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ خود کچھ نہیں جانتا۔ وہ اپنے آپ کو اپنے دوستوں سے زیادہ عقلمند نہیں سمجھتا۔ وہ اپنی دولت یا رتبہ یا مقام پر گھمنڈ نہیں کرتا۔ اِسی طرح نہ ہی وہ اپنی شکل و صورت اور قوّت پر فخر کرتا ہے۔ وہ اپنے رنگ یا خاندان پر گھمنڈ نہیں کرتا۔ وہ دوسرے لوگوں کو جو مختلف فیملیز، مختلف نسل اور مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں وہی عزت اور وہی حقوق دینے میں انقباض نہیں رکھتا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے: سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اُس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر، تا تم پر رحم ہو۔

8۔ بیعت کی آٹھویں شرط یہ ہے: ”یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

ہماری زندگیوں میں سب سے اہم اور بنیادی اصول زندہ خدا پر ایمان رکھنا ہے۔ لیکن عمل کے بغیر محض ایمان رکھنا تو بے فائدہ ہے اور اِس سے کسی اَور کو فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اِسی لئے قرآن کریم میں کئی مقامات پر خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کا ذکر نیک اعمال بجالانے کے ذکر کے ساتھ ملتا ہے۔

ایمان کا تعلق انسان کے دل سے ہے اور ہمارے اعمال اُس ایمان کی عکاسی کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت ہمارے دلوں میں سب سے زیادہ ہونی چاہئے اور وہ محبت ہماری زبانوں، ہاتھوں، آنکھوں اور کانوں کے افعال سے ظاہر ہونی چاہئے۔

ہماری باقی تمام محبتیں اور خواہشات کی حیثیت خدا تعالیٰ کے پیار کے آگے ثانوی ہونی چاہئے۔ ایک سچے احمدی کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہر چیز پر ترجیح دے، یعنی اپنی ذاتی خواہشات پر بھی اُس کے احکامات کو ترجیح دے۔

9۔ بیعت کی نویں شرط یہ ہے: ”یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔“

قرآن کریم فرماتا ہے: ’اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔‘ (النساء:37)

قرآن کریم کی اِس آیت کی مزید وضاحت اِس معروف حدیث سے کی جاتی ہے جس میں آیا ہے: تمہاری روح کا تم پر حق ہے، اور تمہارے خدا کا تم پر حق ہے، اور تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم سب کو ان کا پورا پورا حق ادا کرو۔

خدا تعالیٰ اُن لوگوں سے محبت نہیں کرتا جو غافل اور خودغرض ہوتے ہیں، اور نہ ہی ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو بخیل ہوتے ہیں اور جو دوسروں کو بخیل بننے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ مومنین کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کو کہتا ہے اور وہ نہیں کرتے، تو انہیں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے علاوہ اَور کچھ نہیں ملتا۔ خدا تعالیٰ اُن لوگوں سے ہرگز محبت نہیں کرتا جو اپنے مال کو چھپا کر رکھتے ہیں اور جو ضرورتمندوں کو کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے؛ اور نہ ہی وہ ان مومنین سے محبت کرتا ہے کہ جب کوئی نبی یا خلیفہ انہیں نیک مقصد کے لئے مال خرچ کرنے کی تحریک کرے تو وہ اُسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں تقویٰ شعار لوگوں کی بنیادی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اُس رزق میں سے خرچ کرتے ہیں جو ہم نے انہیں عطا کیا۔ (البقرۃ:4)

خدا تعالیٰ نے اِس آیت میں واضح کر کے بتا دیا کہ وہی ہے جس نے ہمیں وہ تمام چیزیں عطا کی ہیں جن پر ہم قابض ہیں۔ اِن برکات اور نعماء میں ہر چیز شامل ہے یعنی پیسہ، قابلیتیں، وقت، پیشہ ورانہ مہارت اور جسمانی اور عقلی صلاحیتیں۔ ہم روحانی ترقی نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم شعوری طور پر اور فعّال ہو کر ایسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے جو بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند ہوں۔

10۔ بیعت کی دسویں شرط یہ ہے: یہ کہ اِس عاجز سے عَقدِ اخوّت محض للہ باقرار طاعت درمعروف باندھ کر اِس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اِس عقد اخوّت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

احمدیہ مسلم جماعت میں کسی بھی فرد کی کامیابی کا اوّلین اور اہم ترین راز خدا تعالیٰ کی اطاعت، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اب اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء کی اطاعت اور جماعت کے مقرر کردہ عہدیداران کی اطاعت ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے: ’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی بھی‘۔ (النساء:60)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

اِس اطاعت میں حضرت مسیح موعودؑ کی اطاعت، جماعت کے خلیفہ وقت کی اطاعت، امراء کی اطاعت، مقامی صدران کی اطاعت اور عاملہ ممبران کی اطاعت شامل ہے اور اُس ملک کے قوانین کی پاسداری کرنا بھی ضروری ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے: ’تم اطاعت میں مضبوطی سے قائم رہو اور اِس بارہ میں کوئی اختلاف نہ کرو۔‘ (الشوریٰ:14)

میرے لئے یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے کہ مجھے ایک احمدی مسلمان کہا جاتا ہے۔ یہ اِس لئے سعادت کی بات ہے کیونکہ اِس جماعت کو ترقی خدا تعالیٰ نے خود عطا کی ہے اور اُس نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ جتنی مرضی آزمائشیں اور مشکلات میں سے گزرنا پڑے، یہ جماعت کامیاب رہے گی؛ وہ چاہے انفرادی، مقامی، علاقائی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر ہو۔

ہم کو احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے سب سے بہترین اور نیک نمونہ بننا چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے: دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اِس وقت اقرار کیا ہے، اُس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اِسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دے۔ دنیا اور اُس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اِس طرح سے دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اُس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو۔

فرمایا: فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اُس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اِس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔

وہ تمام لوگ جو جماعت احمدیہ میں خلیفہ وقت کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل ہوتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ اِن دس شرائط بیعت کے عملی تقاضوں پرغور اور تدبر کریں جن کی پاسداری کرنے کا عہد لیا ہے اور جن پر خاکسار نے اس تقریر میں کچھ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اسلام کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں تقوی شعار احمدی مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہماری کوتاہیاں معاف فرمائے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پوری دنیا میں مستحکم بنائے۔ آمین

....

☆ اس اجلاس کی دوسری تقریر اردو زبان میں **مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب** (مفتیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ) نے **''حضرت مسیح موعودؑ اور اتباع سنّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم''** کے موضوع پر کی۔

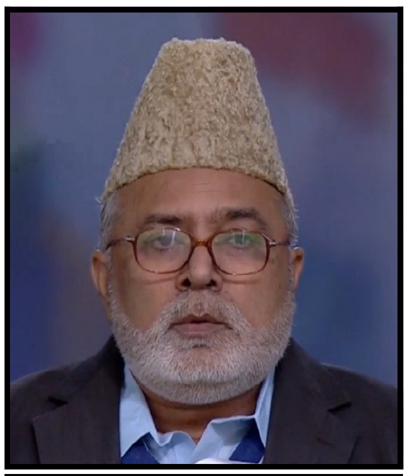

مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب

مقرر موصوف نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ آل عمران کی آیت 32 کی تلاوت کے بعد اس کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ:

اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس بات کا اعلان کر دے، اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس آیت کی تعمیل کرتے ہوئے جس انداز سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونے کی پیروی کی، اس کی چند جھلکیاں میں آپ کی خدمت میں پیش کرنی چاہتا ہوں۔

اس کے بعد مقرر موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک زندگی کے متعدد واقعات پیش کئے۔ چند واقعات درج ذیل ہیں:

❁......حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانیؓ بیان کرتے ہیں کہ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام وضو بہت سنوار کر فرمایا کرتے تھے۔ ہر عضو کو تین تین دفعہ دھوتے، سر کے صرف اگلے حصہ کا مسح فرمایا کرتے۔ ریش مبارک میں خلال فرماتے اور جرابوں پر مسح، کبھی جرابیں اتار کر بھی پاؤں دھوتے تو انگلیوں میں خلال فرماتے۔ دانتوں کو انگلی سے اچھی طرح ملتے اور مسوڑھوں کو بھی صاف فرماتے تھے۔

❁......حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں: حضرت صاحب مسواک بہت پسند فرماتے تھے۔ تازہ کیکر کی مسواک کیا کرتے تھے۔ گو التزاماً نہیں۔ وضو کے وقت صرف انگلی سے ہی مسواک کر لیا کرتے تھے۔ مسواک کئی دفعہ کہہ کر مجھ سے بھی منگوائی ہے اور دیگر خادموں سے بھی منگوا لیا کرتے تھے اور بعض اوقات نماز اور وضو کے وقت کے علاوہ بھی استعمال کرتے تھے۔

❁......حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں: مکرم شیخ محمد نصیب صاحب دفتر بدر قادیان میں 12 روپے ماہوار پر ملازم تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جب اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا بیٹا نصیر احمد عطا فرمایا (یہ بچہ کم عمری میں ہی فوت ہو گیا تھا۔) تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مرحوم نصیر احمد کے لئے ایک دودھ پلانے والی خاتون کی ضرورت پیش آئی۔ عرفانی صاحب کہتے ہیں مَیں نے شیخ محمد نصیب صاحب کو تحریک کی کہ تم اس موقع پر اپنی بیوی کی خدمت پیش کر دو۔ میرے مشورے کو شیخ صاحب نے قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ان کو یہ موقع مل گیا اور ان کی بیوی صاجزادہ نصیر احمد صاحب کو دودھ پلانے پر مامور ہو گئی۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باتوں ہی باتوں میں دریافت فرمایا کہ شیخ صاحب کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟ جب آپ کو معلوم ہوا کہ صرف بارہ روپے ملتے ہیں تو آپؑ نے محسوس فرمایا کہ اس قدر قلیل تنخواہ میں شاید گزارہ نہ ہوتا۔ اگرچہ وہ ارزانے کے ایام تھے لیکن حضور کو یہ احساس ہوا اور آپ نے ایک روز گزرتے ہوئے ان کے کمرہ میں بیس پچیس روپے کی پوٹلی پھینک دی۔ شیخ صاحب کو خیال گزرا کہ معلوم نہیں یہ روپیہ کیسا ہے۔ آخر یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی تنگی کا احساس کر کے رکھ دیا ہے۔ تا کہ تکلیف نہ ہو اور آرام سے گزارہ کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے اس روپیہ کو زیور بنانے میں خرچ کیا کیونکہ اس وقت ان کے کھانے پینے کی ضروریات حضور کے دسترخوان سے پوری ہو جاتی تھیں۔

مقرر موصوف نے ایسے متعدد واقعات و رہایات اپنی تقریر میں پیش کیں اور تقریر کے آخر پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل حوالہ پیش کیا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی......سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہ رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہو گا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے اور وہ ہر ایک جگہ مبارک ہو گا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔

تقریر کا اختتام مقرر موصوف نے ان الفاظ سے کیا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر پوری دنیا کے سامنے ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔

(اس تقریر کا مکمل متن انشاء اللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا)

....

اس کے بعد مکرم رانا محمود الحسن صاحب یوکے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام

ے ''عہد شِکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہلِ خدا ہو جاؤ''

میں سے چند اشعار ترنم سے پڑھے۔

اِس اجلاس کی تیسری تقریر اردو میں تھی جو **مکرم مبشر احمد ایاز صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن، ربوہ)** نے **''خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی پر کیا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض''** کے موضوع پر کی۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے دوسرے اجلاس کے موقع پر پڑھا جانے والا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

خدمتِ دین کو اِک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

ہم تو جس طرح بنے کام کیے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الاحزاب آیت 25 کی تلاوت سے مقرر موصوف نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ بعد ازاں تلاوت کی گئی آیات کے اردو ترجمہ کے بعد خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پر لئے گئے عہد کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ **پھر مقرر موصوف نے کہا:**

مکرم مبشر احمد ایاز صاحب

معزز سامعین! مذاہب کی تاریخ اور قرآن کریم کے مطالعہ سے بخوبی علم ہوتا ہے کہ کسی بھی فرد اور قوموں کی زندگیوں میں عہد و پیمان کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم نے کہیں یہ فرمایا ہے وَ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل:35) عہد پورے کیا کرو کہ ہر عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا تو کہیں یہ فرمایا کہ جس نے اللہ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کیا تو اس کو بہت بڑا اجر دیں گے۔ (الفتح:11) اور کہیں یہ انذار بھی ہے کہ عہد شکنی کرنے والے الْخَاسِرُوْنَ سخت گھاٹا پانے والے ہیں۔

مقرر موصوف نے کہا: قوموں سے عہد و پیمان کی ایک بہت نمایاں مثال بنی اسرائیل کی ہے۔ فرمایا يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (البقرۃ:41) اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرے عہد کو پورا کرو، میں بھی تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور بس مجھ سے ہی ڈرو۔

مقرر موصوف نے کہا: اسی عہد کی بدولت بنی اسرائیل نبوت و خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کے وارث ٹھہرے، اُس دینی اور روحانی نعمتوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی سلطنت کی وسعتوں کا بھی کوئی شمار نہ تھا۔ خدا کا ہاتھ ان پر تھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے خود خدا ان کے ساتھ ہر میدان میں آن کھڑا ہوا کرتا تھا۔ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ دین و دنیا کی کون سی نعمت ہو گی جو ان کے پاس نہ تھی۔ لیکن جب انہوں نے اپنے اس کئے ہوئے عہد کو فراموش کر دیا تو پھر خدا نے بھی یہ انعامات واپس لینے شروع کر دئے۔ اور مسیح ناصری کو بھیج کر اس عہد کو ختم کرنے کا اشارہ کر دیا کہ اب تم اس قابل نہیں رہے کہ خدا کی نعمتوں کی حامل اور وارث قوم کہلا سکو۔ اور پھر یہ قوم راندۂ درگاہ قرار پائی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں سؤر اور بندر کہہ کر پکارا۔ اور ہمیشہ کے لئے ذلت کی خاک چاٹنے والی قوم قرار دیا۔ اور یہ عہد شکن قوم خدا کے غضب کا ایسی شکار ہوئی کہ مومنوں کو یہ دعا سکھائی گئی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ کہ اے خدایا ہمیں کبھی بنی اسرائیل جیسی قوم کی طرح نہ بنا دینا کہ جو پھر تیرے اس طرح کے غضب کا شکار ہو گئے۔

مقرر موصوف نے کہا: اور اب صدیوں کے بعد امت محمدیہ میں آنے والا مسیح محمدی ایک نشان قرار پایا اور خدا تعالیٰ نے ایک اور قوم کا انتخاب کیا۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ اب عہد کی کمان اس قوم کی جھولی میں رکھی گئی کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عہدوں کو نباہنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یاد رکھنا میرے بعد جو خلیفہ ہو گا وہ میرا ہی جانشین

ہوگا اور اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ ان برکتوں کو جاری و ساری رکھے گا جو میرے وجود سے وابستہ تھیں۔

مقرر موصوف نے خلافت احمدیہ سے کئے گئے عہدوں کی مختصر تاریخ پیش کی اور ان عہدوں کو پورا کرنے کی اہمیت بیان کی۔

(اس تقریر کا مکمل متن انشاءاللہ آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا)

....

اس کے بعد مکرم صہیب احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام

''خدمتِ دین کو اِک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو''

میں سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ مردانہ جلسہ گاہ میں پڑھی جانے والی اس نظم کے ساتھ یہ اجلاس 12 بجکر 4 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ مستورات میں آمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12 بجکر 9 منٹ پر زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ مستورات نے نعروں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ کرسیٔ صدارت پر تشریف لانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کو 'السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ' کا تحفہ پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حسب روایت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت معیت میں اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ موجود ہوتی ہیں۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ منصورہ امینی صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 11 تا 14 کی تلاوت کی اور ساتھ ہی ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ تفسیر صغیر سے پیش کیا۔

اس کے بعد محترمہ فاتحہ حمید صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام

''ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے''

میں سے چند اشعار پیش کئے۔

....

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے رپورٹ پیش کی اور پھر تعلیمی میدان میں مختلف اعزاز پانے والی طالبات کے اسماء باری باری پکارے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اپنے دستِ مبارک سے اسناد عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ جن طالبات نے اسناد اور میڈلز حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

GCSE میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

GCSE میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

Name	Jama'at	Qualification
Hania Buttar	Blackburn	10A*s at GCSE Level
Amtul Kafi Zafar	Wandsworth Town	5A* and 6As at GCSE Level
Adeela Haleem Rana	Glasgow	5As and 2 Bs Scottish Qualification Authority
Maham Mahmood Chaudhry	Carshalton	7A*s and 3As at GCSE Level
Aqeela Zaffar	Glasgow	6As Scottish Qualification Authority
Hania Arain	Tooting Bec	9A*s and 4As at GCSE Level
Sara Ahmed	Battersea	7A*s and 4As at GCSE Level
Maria Malik	Tolworth	6A*s and 6As at GCSE Level
Serena Yasmin Jade Waters	South Cheam	10A*s at GCSE Level
Rameeza Karim Khan	Glasgow	Six Grade 1s and One Grade 2 Scottish Qualification Authority
Sara Ahmad	Barking	5A*s and 8As at GCSE Level
Iffat Tehreem Mirza	Raynes Park	5A*s and 8As at GCSE Level
Alishba Kashif	Reading	7A*s and 5 As at GCSE Level
Sitwat Mirza	Mosque East	5A*s and 7As at GCSE Level
Hania Nadeem Karamat	Cheam	8A*s and 3As at GCSE Level
Adeela Ahmad Malik	Merton Park	6A*s and 5As at GCSE Level
Tahiya Latif	Kingston	8A*s and 2As at GCSE Level
Shazeen Ahmed Amir	Greenford	15A*s at GCSE Level
Khulat Aminah Saqi	New Malden	9A*s and 1A at GCSE Level
Zahra Maheen Ahmed	MERTON PARK	5A*s and 7As at GCSE Level
Saira Khan	Shirley	7A*s and 2As at GCSE Level

A-Levels میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

A-Levels میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

Name	Jama'at	Qualification
Faiza Cheema	Norbury	1A* and 3As at A Level
Amathul Hafiz Abdulrafi	Glasgow	5A grades in Scottish Highers
Soha Marrium Bhatti	Morden Park	2A*s and 1A at A Level
Mashel Maliha Chaudhry	Baitul Futuh South	1A* and 3As at A Level
Noor ul Eman Butter	Stockport	3A* and 2As at A Level
Tooba Khokhar	Cambridge	1A* and 2As at A Level
Afia Naseem	Colliers wood	1A* and 2As at A Level
Syeda Nudrat Mubashira Ahmad	Hartlepool	1A* and 2As at A Level
Bareera Muneer Ahmad	Surbiton	4As at A Level
Maryam Naheed Chaudhry	Scunthorpe	2A*s and 1A at A Level
Benasir AbdulRafi	Glasgow	4As and 3Bs Scottish Highers
Komal Maqsood	Baitul Futuh	2A*s and 1A at A Level
Baryiah Rehman	Bromley and Lewisham	2A*s and 1A at A Level
Iman Ansar	Birmingham Central	3A* at A Level and 2 A at AS Level

مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

Name	Jama'at	Qualification
Sabeeha Sarwat Mughal	Cardiff	PhD, Organic Chemistry, Cardiff University
Alicia Mirza	Worcester Park	BSc (Hon) 1st Class, Computer Science, King's College London
Naila Mannan	Carshalton	BSc (Hon) 1st Class, Biomedical Science, Imperial College London
Sadiya Saman Khan.	Hounslow South	BSc (Hon) 1st Class, Business Information Technology, Kingston University, Top in Cohort
Shazia Mansoor Khan	Sheffield	Fellowship of the Royal College of Surgeons (FRCS)
Madiha Naseer	Merton Park	Masters in Applied & Environmental Geoscience from EBERHARD KARLS UNIVERSITAET TUEBINGEN attaining grade (CGPA) 1.8

مختلف ملکوں میں مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات

مختلف ملکوں میں مختلف ڈگریز میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں:

Name	Country	Qualification
Amtul Raoof	India	B.A Honours 1st Position in Geography ,Saroop Rani Govt. College for Women,Amritsar India
Mahnoor Ghani Sardar	Pakistan	4A*s and 5 As O Levels
Kuratul Ain Hashmi	Pakistan	1st position in M Fil in Pakistan Studies Punjab University Lahore
Anam Mahmood	Pakistan	Fsc Engineering 1st position from Sargodha Board
Khola Hafeez	Pakistan	Bsc (Hors) Mathematics Kinnaird College for Women Lahore
Ayesha Javed (to Collect award her Grand mother Mubaraka Javaid)	Pakistan	4A at A level
Mina Al Shawa (to collect award her cousin Yasmine Aljeiroudi)	Jordan	Masters in Arabic syntax, specialising in old Manuscripts, Damascus University
Shamamah Riyaz Dogar (to Collect award her Aunty Sajida Iqbal)	Tanzania	Bachelors in Journalism, 1st class, Tanzania University
Anam Ahmad Dogar	Germany	Masters in Health Education and Promotion, Maastricht University
Mubashara Sadeeqa	Denmark	MSc Mathematics 2nd Position, Punjab University Lahore.
Rakhshinda Tahseen	Sweden	Matric (General Group Girls) 1st Position in Sargodha Board
Natasha Rashid	Sweden	Secondary School Education (Grundskolan) 94%
Nadzira Boenjamin	Indonesia	Distinction in Law Faculty-Majoring in Economics Law University Indonesia
Nisa Rachmania	Indonesia	Doctor in Biology Bogor Agricultural University Indonesia
Sana Sadiq Hashmi	Finland	MFA 2nd Book Illustration
Ansa Tooba Qamar	Dubai	Bachelor in Architectural Engineering Heriot -Watt University
Naila Razzaq	USA	BA Honours in History and Literature of Ancient University of Connecticut, USA
Ariba Ahmad	Pakistan	4A* at A level
Tayaba Khan	Pakistan	BA (Hors) 2nd position Fashion Design

....

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد 12 بجکر 46 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مستورات سے خطاب فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق عورتوں اور مردوں کی پیدائش کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کے قرب کا حصول۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن مرد اور مومن عورتیں چاہے وہ امراء کے طبقہ میں سے ہیں یا عوام الناس میں سے ہیں، امیر ہیں یا غریب ہیں، سب اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور اس میں مرد اور عورتیں سب شامل ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہیں اس کا حق ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر چلنے والے ہیں چاہے مرد ہوں یا عورتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بشارتیں بھی دی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کی بشارت دی تو عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ بھی مخاطب فرمایا۔ بعض جگہ صرف انسانوں کا لفظ استعمال کیا، مومن کا لفظ استعمال کیا لیکن یہاں جنت کی بشارت دیتے ہوئے مرد اور عورت دونوں کے نام لئے۔

اس بات کی تائید میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ التوبۃ کی آیت 71 و 72 مع ترجمہ پیش کیں اور فرمایا پس بڑا واضح ہے کہ جو انعام مردوں کو مل رہا ہے، جو مومنوں کو مل رہا ہے، وہی انعام عورتوں کو بھی مل رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر انعام عورتوں کو بھی ویسا ہی ملے گا جیسا مَردوں کو ملتا ہے۔ کوئی مَردوں کی تخصیص نہیں بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ مَردوں اور عورتوں کو دونوں کو اجر عظیم ملے گا بشرطیکہ وہ نیک کام سرانجام دیں۔ اور نیک کاموں کی تفصیل بھی بیان فرما دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الاحزاب آیت 36 مع ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا: پس وہ کام جو اجر عظیم کا مورد بناتے ہیں قطع نظر اس کے کہ یہ مرد کر رہے ہیں یا عورتیں ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ان کو اس کا انعام ملے گا اگر تم یہ نیکیاں انجام دو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ قرآن کریم کی خوبی ہے کہ جہاں عمومی طور پر مومنین کو مخاطب کرنے سے مرد اور عورت دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے وہاں صرف مومنین کا لفظ استعمال کیا۔ جہاں خاص طور پر دونوں کے حقوق کو قائم کرنا ہے، اجر دینا ہے، جنت کی بشارتیں دینی ہیں، ان کی ذمہ داریوں کے ذکر کی ضرورت تھی، خاص تحریک کر کے انعامات کا ذکر کرنے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو اجاگر کرنے کی ضرورت تھی وہاں مومنین اور مومنات کا، مرد اور عورت کا علیحدہ علیحدہ بھی ذکر کر دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام سے پہلے کسی مذہبی کتاب نے عورتوں کے تمام حقوق اور باتوں کا ذکر نہیں کیا جس طرح اسلام نے کیا ہے۔ قرآن کریم ہی ہے جس نے واضح کیا کہ عورت کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے مرد کے۔ اور عورت کی بھی خواہشات ہیں جس طرح مرد کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلانے آتا ہے۔ مذہب ہمیں اپنے پیچھے چلا کر ہمیں ہمارے پیدا کرنے والے خدا سے ملانے کے لئے آتا ہے۔ مذہب بندوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں آتا۔ مذہب اس لئے نہیں آتا کہ ہم لوگوں کو خوش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یورپ کی عورت کو اس بات کا تجربہ نہیں کہ عورت کی اپنی شناخت اس وقت زیادہ ابھرتی ہے اور اس کو اپنے تحفظ کا احساس اس وقت زیادہ ہوتا ہے جب وہ عورتوں میں ہو اور عورتوں کی تنظیم کے ساتھ کام کر رہی ہو اور آزادی سے اس کی ہر حرکت ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب عورت کو اس کا تقدس قائم رکھتے ہوئے اس کے حقوق کا بتایا جائے تو چاہے مغرب میں پلی بڑھی غیر مسلم عورت ہو وہ اس بات کا اظہار کرے گی کہ اسلام عورت کے حقوق قائم کرتا ہے اور عورت کا علیحدہ بیٹھنا کوئی اس کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی تعلیم کے مطابق مردوں عورتوں اور ہر ایک کے حقوق روشن کر کے، کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ پس اگر ہماری عورتیں کسی قسم کے احساس کمتری میں کسی قسم کے کمپلیکس میں مبتلا ہیں تو ان کو اس سے نکل جانا چاہئے۔ اس کے بجائے اب جبکہ میڈیا اسلام کے خلاف باتیں کرنے کے بہانے تلاش کرتا ہے انہیں اسلام کی خوبصورت تعلیم بتائیں کہ تم اسلام پر اعتراض کرتے ہو۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ حقوق کے لحاظ سے مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں جبکہ تمہارے مذہب یا کسی بھی مذہب نے یہ حقوق نہیں دیئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیّبہ کے مختلف حالات وواقعات کا تذکرہ فرمایا جن سے اسلام میں عورتوں کے مختلف حقوق ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج مذہب کے خلاف قوتیں انسانی حقوق کے نام پر دنیا کو مذہب سے دور لے جا رہی ہیں اور یہ ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہم نے حقوق کے قیام کے نام پر ہی دنیا کو مذہب کے قریب لانا ہے۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ مذہب حق نہیں دیتا۔ ہم نے بتانا ہے کہ مذہب حق دیتا ہے اور انہی حقوق کی وجہ سے ہم تمہیں مذہب کے قریب لاتے ہیں اور ہم نے لانا ہے جس کے لئے ہماری عورتوں کو بڑا کردار ادا کرنا ہوگا اور ہمیں ان کے مددگار بننا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر عورت بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے والی ہو اور صحیح اسلامی تعلیم پر خود بھی عمل کرنے والی ہو اور اپنی نسلوں کو بھی عمل کروانے والی ہو اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مقدم ہو تا کہ دنیا اسلام کی تعلیم کا اور عورت کے حقیقی حقوق کا اصل چہرہ دیکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

(خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے کسی آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

....

حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 31 منٹ پر دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ بعد ازاں ناصرات و لجنہ نے مختلف زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

....(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ بوسنیا کے 14 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

رپورٹ: مفیض الرحمٰن ۔ مبلغ سلسلہ بوسنیا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بوسنیا کو امسال اپنا 14 واں جلسہ سالانہ مورخہ 31 جولائی 2016ء بروز اتوار جماعتی مشن ہاؤس مسجد بیت الاسلام سرائیوو میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں ایک ماہ قبل مختلف اوقات میں وقارعمل کے ذریعہ مشن ہاؤس وگردونواح کی صفائی، رنگ وروغن کا کام کیا گیا نیز مشن ہاؤس کے صحن میں ضیافت کے لئے خیمہ نصب کئے گئے۔

اسی طرح بوسنیا کے مختلف علاقوں میں سفر کر کے زیر تبلیغ افراد کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دعوت نامے پہنچائے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ بوسنیا میں بطور مقرر مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مبلغ سلسلہ مقدونیہ اور مکرمہ فاہریہ صاحبہ (بوسنین احمدی از یوکے) جلسہ میں شامل ہوئے۔ اسی طرح بوسنیا کے علاوہ امریکہ، البانیہ، مقدونیہ، سلووینیا سے احمدی و غیراز جماعت افراد نے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

31 جولائی کو صبح دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مبلغ سلسلہ نے لوائے احمدیت اور خاکسار نے بوسنیا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر اجتماعی دعا کروائی گئی۔

مکرم جاوید اقبال صاحب ناصر مبلغ سلسلہ البانیہ کی زیر صدارت پہلے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع بوسنین ترجمہ ونظم کے بعد بوسنین زبان میں تقاریر کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مبلغ سلسلہ مقدونیہ نے ''تعلق باللہ'' کے عنوان پر کی۔ محترم موصوف نے بہت ہی عالمانہ انداز میں ہستی باری تعالیٰ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے قرآن کریم اور اسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اس موضوع پر روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم Edin Bayraktarevich صاحب کی تھی۔ موصوف نے ''اسلام کا احیائے نَو بذریعہ احمدیت'' کے عنوان پر حاضرین سے خطاب کیا۔ موصوف نے اپنی تقریر میں موجودہ دور میں حالت اسلام اور قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے صداقت احمدیت کو مدلل طریق پر پیش کیا، نیز بہت ہی عمدہ رنگ میں بتایا کہ مسلمانوں کی بقا کا راز امام وقت کی اطاعت وفرمانبرداری میں پنہاں ہے۔ احیائے اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ احمدیت ہی وہ واحد جماعت ہے جو احیائے اسلام کے لئے دن رات مصروف ہے۔

اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرمہ فاہریہ صاحبہ نے زنانہ جلسہ گاہ سے پیش کی۔ آپ محترمہ کی تقریر کا عنوان تھا ''بدعات ورسومات کے خلاف جہاد''۔ موصوفہ نے بہت ہی آسان انداز میں روزمرہ کی زندگی میں اسلامی تعلیم سے روگردانی کے نتیجہ میں مسلمانوں میں افشاء بدعت ورسومات کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کی روشنی میں ان کی تردید پیش کی۔ اس اجلاس کی کارروائی کے اختتام کے بعد طعام ونماز کے لئے وقفہ ہوا۔

دوسرا و آخری اجلاس

پروگرام کے مطابق طعام ونماز ظہر وعصر سے فارغ ہونے کے بعد دوپہر 13:40 بجے مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ کی زیر صدارت اجلاس دوم کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع بوسنین ترجمہ کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر بعنوان ''مصائب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے مختلف واقعات'' پیش کئے گئے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ Sanela Jigal صاحبہ نے زنانہ جلسہ گاہ سے ''خلافت سے تعلق کی اہمیت'' کے عنوان پر کی۔ موصوفہ نے بہت ہی دلکش انداز میں اختصار کے ساتھ بتایا کہ روحانی اور دنیاوی ترقیات کا راز خلافت احمدیہ سے تعلق میں پنہاں ہے۔ نیز موصوفہ نے خلافت سے تعلق قائم کرنے کے ذرائع پر بھی روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد ہر دو جلسہ گاہ میں بذریعہ TV حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن عالم کی کوششوں پر مبنی ایک ڈاکومنٹری فلم ''امن کا سفیر'' بوسنین زبان میں دکھائی گئی۔

اس فلم کی نمائش کے بعد مقدونیہ سے تشریف لائے ہوئے ایک عیسائی صحافی مکرم Voyo Manevski صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدازاں مکرم داؤد صاحب ازمقدونیہ نے مقدونیہ میں جماعتی مساعی پر مختصر تقریر کی۔

اس کے بعد 30 جولائی کو منعقد ہونے والی علمی و تربیتی ریلی کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

اختتامی اجتماعی دعا سے قبل خاکسار نے مہمانان و کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر تحدیث نعمت کے طور پر اس بات کا بھی ذکر کیا گیا کہ جلسہ سے چندروز قبل یہاں مسلسل بارش ہورہی تھی اور اس وجہ سے انتظامیہ کو فکر تھی کہ یہ بارش جلسہ کے پروگرام میں خلل پیدا نہ کرے۔ اس فکر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پھر سے ایک بار خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کے ذریعہ ہمارے ایمانوں کو تازہ فرما دیا۔ اگلے ہی روز شہر کے افق سے بارش کا نام ونشان مٹ گیا اور جلسہ وعلمی ریلی کے تمام پروگرام بہت ہی خوشگوار ماحول میں اختتام کو پہنچ گئے۔ جلسہ کے اختتام کے بعد اگلے روز سے پھر بارش شروع ہوگئی۔ جلسہ کی کُل حاضری 130 تھی۔

☆......☆......☆

بقیہ: حج اور مقاماتِ حج کا تعارف

از صفحہ نمبر 4......................

احرام کھولنے کے لئے اپنے سر کی ایک، دو مینڈھیاں قینچی سے کاٹ دے۔ اُس کے لئے سارے بال کٹوانا یا منڈوانا جائز نہیں۔ یہ دسویں ذوالحجہ کا دن ہے۔ حجاج کے لئے اس دن عید کی نماز نہیں ہے۔ بہرحال احرام کھولنے کے بعد دسویں ذی الحجہ کو حج کرنے والا مِنٰی سے مکہ آکر بیت اللہ کا طواف کرے۔ یہ طواف بھی حج کا بنیادی رکن ہے۔ اس کو طواف زیارت اور طواف افاضہ کہتے ہیں۔ طواف زیارت کے بعد حج کرنے والے کے لئے وہ سب اشیاء جائز ہوجاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے اس کے لئے ممنوع تھیں۔

طواف زیارت سے فارغ ہوکر وہ پھر واپس مِنٰی میں چلا جائے اور تین دن یہیں مقیم رہے۔ مِنٰی میں تین جمرے ہیں۔ جمرۃ الاولیٰ، جمرۃ الوسطیٰ، جمرۃ الْعَقَبَہ۔ یہ جمرے جو پہلے چھوٹی چھوٹی چٹانیں تھیں اب بُرجیوں کی شکل میں ہیں۔ گیارہویں ذوالحجہ کو حج کرنے والا زوال کے بعد تینوں جمروں کو رمی کرے۔ سب سے پہلے اس جمرے کو سات کنکر مارے جو مسجد الخیف کے پاس ہے اور جسے جمرۃ الاولیٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد اس جمرہ کو سات کنکر مارے جو اس کے قریب ہے جسے جمرۃ الوسطیٰ کہتے ہیں۔ آخر میں تیسرے جمرہ یعنی جمرۃُ الْعَقَبَہ کو سات کنکر مارے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ دسویں کو مزدلفہ سے واپسی کے بعد بھی اس جمرہ کو سات کنکر مارے گئے تھے۔ بارہویں ذوالحجہ کو بھی گیارہویں کی طرح تینوں جمروں کو رمی کرے۔ اس کے بعد اختیار ہے اگر کوئی چاہے تو تیرھویں تاریخ کو رمی کرنے کے لئے مِنٰی میں قیام کرے۔ اور چاہے تو: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ (البقرۃ: 204) ''پس جو بھی دو دنوں میں جلد فارغ ہوجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں۔'' کی اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بارہویں تاریخ کو رمی کے بعد مکہ واپس آجائے بہرحال بارہویں یا تیرھویں کو مکہ آکر واپسی کا طواف کرے۔ یہ طواف اُن کے لئے ہے جو مکہ کے باشندے نہیں ہیں اور اپنے گھر واپس آنا چاہتے ہیں۔ اس طواف کو ''طواف الصَّدر'' یا ''طواف الوداع'' کہتے ہیں۔ الوداعی طواف سے فارغ ہوکر حج کرنے والا زمزم کا پانی پئے۔ دہلیز کعبہ کو چُومے۔ ملتزم پر اپنا سینہ رکھ کر رو رو کر دعائیں کرے۔ استار کعبہ یعنی کعبے کے غلاف کو پکڑ کر اپنے مولیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اُس سے بخشش کی التجا کرے۔ پھر پچھلے پاؤں ہٹتے ہوئے اپنی آخری نگاہِ شوق کعبہ پر ڈالے اور واپس آجائے۔

(فقہ احمدیہ حصہ اوّل صفحہ 333 تا 335)

حج تمتّع: تمتّع کے معنی فائدہ اٹھانے کے ہیں۔ یعنی حج کرنے والا ایک ہی سفر میں دو فائدے اُٹھاتا ہے۔ پہلے عمرہ کرتا ہے اور پھر حج ادا کرتا ہے۔ حج مفرد ادا کرنے والے کے لئے دسویں ذوالحجہ کو قربانی ضروری نہیں ہوتی لیکن حجِ تمتّع کرنے والے کے لئے قربانی ضروری ہے۔ اس قربانی کو دَمِ تمتّع کہتے ہیں۔ اگر کوئی قربانی نہ دے سکے تو اس کے بدلہ میں دس روزے رکھنا ہوں گے۔ تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے گھر واپس آکر پورے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَۃِ اِلَی الْحَجِّ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْھَدْیِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَۃٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ذٰلِکَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ○ (البقرۃ: 197)

''جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کردے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اُس کے لئے ہیں جس کے اہلِ خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔''

اس آیت کریمہ میں حجِ تمتّع کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں سب سے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ پہنچ کر عمرہ کرے اس کے بعد احرام کھول دے۔ پھر آٹھویں ذوالحجہ یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور مقررہ طریق پر حج کرے۔ گویا حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا اور اس کے بعد نئے احرام کے ساتھ حج کرنا تمتّع کہلاتا ہے۔

حج قِران: حج قران اسے کہتے ہیں کہ شروع میں عمرہ اور حج دونوں کا اکٹھا احرام باندھے۔ یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے۔ اس طرح احرام باندھنے والا جب مکہ پہنچے گا تو سب سے پہلے عمرہ کرے گا۔ اس کے بعد احرام نہیں کھولے گا بلکہ اسی احرام کے ساتھ حج کے مناسک بھی ادا کرے گا۔ اور جس طرح اُس نے عمرہ اور حج دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔ اسی طرح دسویں ذوالحجہ کو دونوں کا اکٹھا ہی احرام کھولے گا۔ (فقہ احمدیہ حصہ اول صفحہ 336)

حج کا طریق: ایک صاحب استطاعت، مالدار اور تندرست مسلمان پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ جبکہ حج کا راستہ پُرامن ہو اور کسی قسم کی روک درمیان میں حائل نہ ہو۔

اِحرام: مکہ مکرمہ کے گرد مقررہ جگہوں سے احرام باندھ کر حَج یا عمرہ کی نیت کی جاتی ہے۔ مکہ مکرمہ کے گرد اُن جگہوں کو میقات کہتے ہیں جہاں سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کرنے والے آگے جاسکتے ہیں۔ زیادہ مناسب ہے کہ حج یا عمرہ کی نیت سے آنے والا میقات کے مقام پر پہنچ کر وضو کرے یا نہائے۔ خوشبو لگائے، دو صاف بے سلی ہوئی چادریں پہنے۔ ایک بصورت تہہ بند باندھے اور دوسری بصورت چادر اوڑھے۔ سرننگا رکھے۔ یہ حکم مرد کے لئے ہے۔ عورت اُسی لباس میں جو اُس نے پہن رکھا ہے حج کرسکتی ہے۔ البتہ عام حالات میں احرام کے بعد اپنا منہ ننگا رکھے اس پر نقاب نہ ڈالے۔ سوائے اس کے کہ کسی نامحرم کا آمنا سامنا ہوا اور اُس سے پردہ کرنا ضروری ہوجائے۔

احرام باندھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے چاہئیں اور پھر حج کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہے۔ تلبیہ احرام کا ضروری حصہ ہے۔ اگر تلبیہ کے الفاظ حج کے ارادہ کے ساتھ نہ کہے جائیں تو احرام مکمل نہیں ہوگا۔ تلبیہ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

مَیں حاضر ہوں اے میرے ربّ تیرے حضور مَیں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ مَیں حاضر ہوں۔ حمد وثنا کا تو ہی مالک ہے۔ تمام ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

''تلبیہ کے بعد انسان مُحرِم ہوجاتا ہے۔ یعنی حج کے مناسک اور احکام بجالانے کے قابل ہوجاتا ہے۔ مُحرِم کو بہت سی ایسی باتوں سے بچنا پڑتا ہے جو عام حالات میں اس کے لئے جائز ہیں۔ مثلاً خشکی کا شکار کرنا۔ یا کسی سے کروانا۔ خوشبو یا تیل لگانا۔ کنگھی کرنا۔ بال کٹوانا۔ ناخن کاٹنا۔ مرد کے لئے قمیض یا سلا ہوا کپڑا پہننا، سر اور چہرہ ڈھانکنا۔ پگڑی باندھنا یا ٹوپی پہننا۔ موزے یا فُل بوٹ استعمال کرنا۔ بیوی سے مباشرت کرنا یا اُس کے مقدمات کا ارتکاب کرنا جیسے بوسہ لینا وغیرہ۔ غرض ایسے تمام امور سے اجتناب لازمی ہے جو آسائش اور آرام کی زندگی کا لازمہ ہیں۔''

(فقہ احمدیہ حصہ اوّل صفحہ 332)

احرام باندھنے کے بعد بکثرت تلبیہ کہنا چاہئے۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، غرض ہر حالت میں التزام کے ساتھ تلبیہ، ذکر الٰہی، درود شریف اور استغفار کی طرف توجہ رہنی چاہئے۔ ان مقامات مقدسہ میں ایک انسان کا خدا تعالیٰ میں محو ہوکر اُس کی رضاجوئی کے حصول کے لئے اپنی روح کو آستانۂ الٰہی پر جھکائے رکھنا ہی مقصود نظر ہونا

چاہئے۔ احرام کی حالت میں فسق وفجور، لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنے کی قطعاً اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے: فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَج (البقرة:198)'' پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔''

گویا احرام باندھ کر انسان ایک نئی زندگی کی طرف سفر اختیار کرتا ہے جو گناہ آلود زندگی سے تقویٰ شعار زندگی کی طرف لے جانے والا ہے۔

طواف کعبہ: مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اپنی جائے قیام پر سامان رکھنے کے بعد وضو یا غسل کر کے مسجد حرام میں جا کر خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ سجدہ کی طرز پر ہاتھ رکھ کر حجر اسود کو بوسہ دینا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کرسکیں تو اپنے ہاتھ سے اُسے چھوئیں اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو ہاتھ کے اشارے سے اُسے چوما جائے۔ دوسروں کو تکلیف میں ڈال کر آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عمر! تم طاقتور آدمی ہو، حجر اسود کو بوسہ دینے میں مزاحمت نہ کرنا، کہیں کمزور آدمی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر خالی جگہ مل جائے استلام کرلینا، ورنہ محض استقبال کر کے تہلیل وتکبیر پر ہی اکتفا کرلینا۔

(مسند امام احمد بن حنبل حدیث نمبر 190)

اِستلام کے بعد حجر اسود کی دائیں جانب سے جدھر دروازہ ہے طواف شروع کرنا ہوگا اور بیت اللہ کے گرد سات چکر مکمل کرنا ہوں گے۔ یاد رہے کہ حطیم بھی کعبہ کا حصہ ہے اس لئے چکر لگاتے ہوئے اس کے باہر سے گزرنا ہوگا۔ طواف کرتے ہوئے پہلے تین چکروں میں رَمَل یعنی کسی قدر فخریہ انداز اختیار کرتے ہوئے کندھوں کو ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چلنا چاہئے۔ ایسا کرنا مسنون ہے۔ ہر چکر مکمل ہونے پر حجرِ اسود کا اِستلام کرنا چاہئے۔ رکنِ یمانی کا اِستلام بھی مستحسن ہے۔ ساتواں چکر حجر اسود کے سامنے آکر ختم ہوگا۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد یہ پہلا طواف طواف القدوم کہلاتا ہے۔ اس جانکاہی، شوق ومحنت اور والہانہ محبت سے لگائے گئے پھیروں کے بعد بھی اگر دلوں کی صفائی نہ ہو، نیک اعمال کی بجا آوری اور نیتوں کی درستگی کا پختہ عہد نہ ہو تو نئی زندگی اور ایک نئی پیدائش کی امید فضول ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

(الحج: 30)

'' پھر چاہئے کہ وہ اپنی (بدیوں کی) میل کو دور کریں اور اپنی منتوں کو پورا کریں اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔''

مقامِ ابراہیم: بیت اللہ کے دروازہ اور ملتزم کے سامنے ایک قبہ (گنبد نما چھوٹی سی عمارت) ہے۔ اس میں وہ پتھر رکھا ہوا ہے جس پر بعض روایات کے مطابق کھڑے ہوکر مامورِ خدا، معبدِ توحید کے معمار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیواریں چنیں تھیں۔ یہ پتھر اسی قبہ نما چھوٹی عمارت میں رکھا ہوا ہے۔ اسی جگہ کو جہاں پتھر رکھا ہے'' مقام ابراہیم'' کہتے ہیں۔ طواف کے سات چکر لگانے کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا واجب ہیں۔ ان دو رکعت کا'' مقام ابراہیم'' میں ادا کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ ایسے نوافل جو سنت ابراہیمی کی یاد کو تازہ کر کے خفی سے خفی شرک کے بتوں کو پاش پاش کردیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرة: 126) '' اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔'' نیز مقام ابراہیم کو اللہ تعالیٰ اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

فِيهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ (اٰل عمرٰن: 98)

'' اس میں کھلے کھلے نشانات ہیں (یعنی) ابراہیم کا مقام۔''

سعی صفا ومروہ: خانہ کعبہ کا طواف کرنے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ پہلے صفا کے پاس آنا چاہئے اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ہاتھ اٹھا کر اپنے ربّ کے حضور دعا مانگے۔ درود شریف پڑھے، تلبیہ اور تکبیر کہے پھر یہاں سے مروہ پر جائے اور مروہ پر بھی اسی طرح دعائیں مانگنی چاہئیں۔ یوں ایک چکر مکمل جائے گا۔ اس کے بعد صفا کی طرف جانے سے دوسرا چکر مکمل ہوجائے گا۔ یوں سات چکر مکمل کئے جائیں۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد انسان فارغ ہوجاتا ہے۔ آٹھویں ذوالحجہ کو منٰی میں جائے گا۔

سعی کیا ہے؟ سعی نام ہے تلاش کا، جستجو کا! بقائے حیات کے لئے کوشش کا۔ ایک ایسی حرکت کا، جس میں وصلِ یار کی تڑپ اور دیدارِ محبوب کی بیقراری ہو گویا کسی مقصد کے اور کسی عہد و پیمان کے بغیر، یہ سعی فضول اور یہ تگ و دَو بے محل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: '' بے شک طوافِ بیت اللہ، سعی صفا ومروہ اور رمئ جمار کا مقصد ذکرِ الٰہی کو قائم کرنا ہے۔''

(مسند احمد 23215، سنن ابوداؤد 1882)

مِنٰی: مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب وادی منٰی ہے۔ اس میدان کی خاص بات وہ تین پتھر ہیں جن کو جمرہ یا شیطان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ان تین پتھروں کے نام یہ ہیں:

جَمْرَةُ الْاُولٰى ۔ جَمْرَةُ الْوُسْطٰى ۔ جَمْرَةُ الْعَقَبَه۔

حج کرنے والے آٹھ ذوالحجہ کو مکّہ مکرمہ سے منٰی میں آجاتے ہیں اور اُس دن یہیں پر نماز ظہر وعصر اور مغرب وعشاء ادا کرتے ہیں۔ رات اسی جگہ قیام کے بعد نو ذوالحجہ کی نماز فجر ادا کرتے ہیں۔ جس کے بعد میدان عرفات کے لئے روانہ ہوجاتے ہیں۔ اسی میدان کے ایک حصہ میں وہ قربان گاہ بھی ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی یادگار قربانی کا واقعہ پیش آیا تھا۔ جسے خدا تعالیٰ نے ذبحِ عظیم قرار دیا ہے۔ اُس یاد میں ہر سال لاکھوں فرزندانِ توحید اپنے جانور ذبح کرتے ہیں۔ دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کو منٰی میں ان جمرات کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جو جمرہ یا شیطان کہلاتے ہیں۔ اس عمل کو'' رمی الجمار'' کہا جاتا ہے۔'' رمی الجمار'' بتوں سے نفرت کا اظہار، شرک سے بیزاری کا اعلان عام، دل کے نہاں خانوں سے اپنے خالق حقیقی سے وابستگی کا اقرار، جسم کے روئیں روئیں سے توحید کی آواز۔

میدان عرفات: مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب عرفات کا میدان ہے جسے عرفہ بھی کہتے ہیں۔ اس میدان میں نو ذوالحجہ کو تمام حج کرنے والے جمع ہوتے ہیں۔ ظہر کے وقت سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس جگہ قیام کیا جاتا ہے اس عمل کو وقوفِ عرفہ کہتے ہیں۔ غروب آفتاب کے بعد یہاں سے نماز مغرب ادا کئے بغیر روانگی ہوتی ہے۔ اسی میدان میں ایک پہاڑی کا نام جبل الرحمت ہے۔ میدانِ عرفات وقوف حج کا اہم ترین حصہ ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ رہ جائے تو اس سال حج نہیں ہوگا۔

مزدلفہ: عرفات کے میدان سے منٰی کے جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک اور میدان ہے جو مزدلفہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ عرفات سے واپسی پر حج کرنے والے اس میدان میں رات بسر کرتے ہیں اور یہیں پر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ دس ذوالحجہ کی نماز فجر بھی اسی جگہ ادا کی جاتی ہے۔ مزدلفہ میں واقع پہاڑی مشعر الحرام کے پاس جا کر بکثرت ذکر الٰہی کرنے کا خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (البقرة: 199) 'پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعرِ حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔'

مَناسِک حج ایک نظر میں: مَناسِک۔ منسک کی جمع ہے۔ جس کے معنی حج کے ارکان یا حاجیوں کی عبادت کے مقامات ہے۔ جہاں یہ انسان ناسِک حق کی جستجو میں الفت ومحبت کی تصویر بنے، وارفتگی کے عالم میں، گہری وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے، خشوع وخضوع کی حالت میں لیکن نہایت اِنْضِباط اوقات (وقت کی پابندی) کے ساتھ ان تمام مناسک کو ادا کرتا ہے۔

نوٹ: اگر 13/ذی الحجہ کو قیام کا ارادہ ہو تو زوال سے پہلے بھی کنکریاں ماری جاسکتی ہیں۔ اسی طرح وطن روانگی سے پہلے طوافِ وداع کرنا بھی ضروری ہے۔

عمرہ: بیت اللہ کے طواف اور سعی بین الصفاء والمروہ کا نام عمرہ ہے اس کے لئے مکہ سے باہر کے مقام سے احرام باندھنا چاہئے۔ مکہ میں رہنے والے لوگ عمرہ کے احرام کے لئے تَنعِیم جاتے ہیں اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ واپس آتے ہیں تا کہ اس عبادت کے لئے ایک گونہ سفر کی شرط پر عمل ہوجائے۔ عمرہ کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ سال کے کسی حصہ میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ نویں ذوالحجہ سے لے کر تیرہ ذوالحجہ تک ان چار دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنا درست نہیں۔ کیونکہ یہ حج ادا کرنے کے دن ہیں۔ عمرہ کا احرام کھولنے کا بھی وہی طریق ہے جو حج کے احرام کھولنے کا ہے یعنی عمرہ کرنے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوادے یا منڈوا دے اور عورت ایک دو لٹیں کاٹ کر احرام کھولے۔ (فقہ احمدیہ حصہ اوّل صفحہ 335)

بعض اصطلاحات بمع مختصر تشریح: مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حج اور عمرہ کے بارہ میں چند اہم اور مخصوص اصطلاحات بیان کردی جائیں تا کہ دوران حج وعمرہ جب جب اُن کا بیان ہو، قاری کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اِحرام: لغت کی رو سے احرام کے معنے حرام کرنے کے لکھے ہیں۔ گویا حج یا عمرہ کرنے والا میقات سے حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو چند جائز باتوں کو اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے۔ مرد اِحرام کے طور پر دو بے سلی چادریں اوڑھتا ہے۔ ایک تہبند کا کام دیتی ہے اور دوسری کندھوں پر ڈالی جاتی ہے۔ جبکہ عورتیں عام سادہ کپڑوں میں حج ادا کرتی ہیں۔ احرام باندھنے والے کو مُحرِم کہتے ہیں۔

میقات: میقات وہ جگہیں ہیں جہاں سے حج وعمرہ کے لئے آنے والے احرام باندھتے ہیں۔ ذیل میں چند میقات اور ان کا مسجد حرام سے فاصلہ درج کیا جارہا ہے۔

قرن منازل	80 کلومیٹر
ذات عرق	90 کلومیٹر
یلملم	130 کلومیٹر
جحفہ	182 کلومیٹر
ذوالحلیفہ	410 کلومیٹر

قرن منازل: یہ اہل نجد، اس کے آس پاس خلیج کے باشندوں اور ریاض وطائف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ **ذات عرق:** یہ اہل عراق اور اس سمت سے آنے والوں کی میقات ہے۔ آج کل اس مقام کو'' ضریبہ'' بھی کہتے ہیں۔ **یلملم:** یہ اہل یمن اور جنوب کی سمت سے آنے والے لوگوں کی میقات ہے۔ آج کل'' سعدیہ'' کے نام سے متعارف ہے۔ **جحفہ:** یہ میقات اہل شام و مصر اور اس طرف سے آنے والوں کی ہے۔ اس طرف سے آنے والے شہر رابغ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں جو جحفہ سے جنوب مشرق میں 17 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

ذوالحلیفہ: ذوالحلیفہ مدینہ سے 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے یہاں پر ایک مسجد ہے جو مسجد ذوالحلیفہ یا مسجد میقات کہلاتی ہے۔ اہل مدینہ اور اس طرف سے آنے والے اس جگہ سے احرام باندھتے ہیں۔

(ملخص از تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر عبدالغنی صفحہ 25 تا 31)

اضطباع: احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دایاں کندھا ننگا رہے۔ اضطباع کہلاتا ہے۔ **تلبیہ:** حج اور عمرہ کی نیت کے بعد احرام کی حالت میں جو ورد کیا جاتا ہے اس کو تلبیہ کہتے ہیں۔ **استلام:** حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے چھونا استلام کہلاتا ہے اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کر کے بوسہ دیا جاسکتا ہے۔ **طواف:** خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ ہر چکر کو اصطلاح میں'' شوط'' کہتے ہیں طواف حجرِ اسود سے شروع کیا جاتا ہے۔ **رَمَل:** طواف کے پہلے 3 چکروں میں کندھا ہلاتے ہوئے، قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیز رفتاری سے چلنا رَمَل کہلاتا ہے۔ **مَیلَین اخضَرین:** صفا اور مروہ کے درمیان وہ سبز ستون، جن کے درمیان حاجی کو عام رفتار سے تیز چلنا ہوتا ہے۔ **جنایت:** جنایت کے معنی خطا اور قصور کے ہیں۔ حرم کے اندر یا احرام میں ایسا کام کرنا جو ممنوع ہو۔ **رکن یمانی:** خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونہ چونکہ یمن کی سمت ہے اس لئے اسے'' رکن یمانی'' کہتے ہیں۔ طواف کے وقت اس کونے کو ہاتھ سے چھونا یا اُسے بوسہ دینا مستحب ہے۔ (فقہ احمدیہ حصہ اوّل صفحہ 324)

اہلِ حرم: مکہ اور حرم میں بسنے والے لوگ اہل حرم کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ حج کا احرام اپنی رہائش گاہ سے باندھیں گے البتہ عمرہ کیلئے انہیں حرم کی کسی حد پر جا کر احرام باندھنا ہوگا۔ (تاریخ مکہ مکرمہ صفحہ 25) **وُقُوف:** وقوف کے معنے ٹھہرنا کے بھی ہیں۔ اصطلاحِ شریعت میں عرفات، مزدلفہ اور منٰی میں حاجیوں کا قیام کرنا وقوف کہلاتا ہے۔

☆......☆......☆

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مختلف غذاؤں کو محفوظ رکھنے کے طریق

آٹا

آٹے میں نمی کے باعث سسریاں اور لال کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔ایسے میں سونٹھ اور سوکھی ہوئی ادرک تھیلی میں ڈال کر آٹے کے کنستر میں رکھنے سے نمی پیدا نہیں ہوتی اور آٹا کیڑوں سے محفوظ رہتا ہے۔

چاول

چاول ہماری ایک اہم غذائی جنس ہے ۔ چاول کو محفوظ رکھنے کے لئے چاولوں کے کنستر کے پیندے میں نیم کے خشک پتے بچھا دیں،تو چاولوں میں کیڑا نہیں لگے گا۔ اس کے علاوہ اس میں تھوڑی سی ہلدی شامل کر دیں،تو بھی چاول کافی عرصے کے لئے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

مچھلی

ایک خالی پلاسٹک کے چوڑے برتن میں پانی بھر لیں اور ایک چوتھائی حصہ خالی رکھیں۔اب سالم مچھلی یا مچھلی کے قتلے پانی میں اس طرح ڈبوئیں کہ ایک ہی تہہ بنے یعنی اوپر تلے نہ رکھیں۔اس کے بعد اس برتن کو فریزر میں رکھ دیں۔اس طرح نہ صرف مچھلی محفوظ رہے گی، بلکہ اگر چند گھنٹوں کے لئے بجلی بھی چلی جائے ،تو مچھلی کے گرد موجود برف اس کو خراب ہونے سے محفوظ رکھے گی۔

پسے ہوئے مصالحہ جات

پسے ہوئے تمام مسالحہ جات جیسے سرخ مرچ، پسا ہوا دھنیا، پسی ہوئی ہلدی وغیرہ بھی نمی کے باعث خراب ہو جاتے ہیں۔ایسے میں ان کے ڈبوں میں ہینگ کا ایک ٹکڑا رکھ دیں،تو یہ کسی بھی قسم کے کیڑے سے محفوظ رہیں گے۔

پنیر

پنیر کو محفوظ کرنے کے لئے سرکے میں ڈبوئے ہوئے کپڑے میں پنیر لپیٹ کر فریج میں رکھ دیں، ضرورت پڑنے پر ٹکڑا کاٹ کر استعمال کریں اور کٹی ہوئی جگہ پر نمک لگا کر فریج میں رکھ دیں۔

انڈے

انڈوں کو صرف اسی وقت دھوئیں ، جب انہیں استعمال کرنا ہو۔فریج میں رکھنے سے قبل انڈوں پر ہلکا سا تیل مل لیا جائے ، تو انڈے خراب نہیں ہوتے۔

گوشت

کچھ لوگ گوشت کو بغیر دھوئے فریز کر لیتے ہیں۔اس طرح گوشت میں جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔گوشت کو گھر لاتے ہی چربی وغیرہ صاف کر کے دھولیں ۔ پھر چھلنی میں رکھیں تا کہ پانی ٹپک جائے۔اس کے بعد گوشت پر ہلکا سرکہ مل کر پیکٹ بنا کر فریز کر لیں۔

ادرک لہسن اور مرچیں

ادرک لہسن کا آمیزہ بنا کر نہایت معمولی تیل میں بھون کر ٹھنڈا کر کے کیوب کی شکل میں محفوظ کر لیں۔اسی طرح ہری مرچوں کو دھو کر خشک کر کے ایک ہوا بند ڈبے میں رکھ کر فریج میں رکھ دیں۔اسی طرح ہرا دھنیا اور پودینہ بھی ڈنڈیوں سے علیحدہ کر کے ایسے ہی کسی ڈبے میں ڈال کر فریج میں محفوظ کر لیں اور ہفتے بھر آرام سے استعمال کر لیں۔

لیموں

لیموں کا رس نکال کر کیوب کی شکل میں جمالیں۔حسب ضرورت کیوبز نکال کر جب چاہئیں استعمال کریں۔

میوہ محفوظ کرنا

ویسے تو خشک میوہ جات کو سردیوں کی سوغات کہا جاتا ہے ۔لیکن بہت سے گھرانوں میں سارا سال ہی اس کا استعمال جاری رہتا ہے۔مختلف اقسام کے میووں کو محفوظ کرنے کے لئے توے پر بھونیں پھر ٹھنڈا کرنے کے بعد چھوٹے شاپرز میں محفوظ کر کے ان شاپرز کو کسی ہوا بند ڈبے یا برنی میں رکھ کر فریج میں رکھ دیں۔ایک وقت میں حسب ضرورت شاپر نکالیں اور استعمال کریں،مگر واپس فریج میں نہ رکھیں۔

ٹماٹر

ثابت ٹماٹر بھی بآسانی پلاسٹک کی تھیلی میں رکھ کر فریج میں محفوظ کیا جاسکتا ہے۔بصورت دیگر ٹماٹر کا آمیزہ بنا کر معمولی تیل میں بھون کر ٹھنڈا کریں اور فریز کر لیں۔

دہی

دہی کو محفوظ کرنے کیلئے اسے ہوا بند پلاسٹک جار میں رکھیں اور اس میں تھوڑا سا کارن فلور ملا دیں۔دہی پانی بھی نہیں چھوڑے گا اور کھٹا بھی نہیں ہوگا۔(روزنامہ ایکسپریس 18 مئی 2015ء)

(بشکریہ روزنامہ الفضل 21/اگست 2015ء)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

(2) مکرم غازی محمد صدیق راٹھور صاحب ۔آف لوٹن۔یوکے

11/جولائی 2016 ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّـالِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم نے 1948ء میں کوٹلی آزاد کشمیر میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور خاندان کی مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے۔ 1989ء میں آزاد کشمیر سے یوکے آئے اور لوٹن میں رہائش اختیار کی۔ یہاں لمبا عرصہ آپ نے اپنا گھر جماعت کو نماز سینٹر کے طور پر پیش کئے رکھا۔مرحوم انتہائی نیک،نمازوں کے پابند،خلافت سے انتہائی عقیدت و محبت کا تعلق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ بہت ملنسار اور مہمان نواز انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب (ابن حضرت شیخ محمد بخش صاحبؓ۔ربوہ)

22/جون 2016 کو تقریباً 92 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّـالِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے والد حضرت شیخ محمد بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔آپ کا آبائی وطن دھرم کوٹ تھا جہاں سے ہجرت کر کے پہلے قادیان اور پھر ربوہ آکر آباد ہوئے۔ آپ کو بطور سیکرٹری مال قادیان کے علاوہ ایک سال کے لئے دفتر امانت تحریک جدید،چودہ سال تک وکالت مال تحریک جدید اور بارہ سال تک دفتر کمیٹی آبادی ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء میں ریٹائر ہوئے اور اس کے بعد 1998ء تک Re-employ ہوکر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔اس طرح آپ کو تقریباً 53 سال تک جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ بہت سادہ مزاج اور شریف النفس انسان تھے۔پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ نجمہ یونس صاحبہ(اہلیہ مکرم قریشی محمد یونس صاحب ۔کینیڈا)

18 جون کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّـالِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت شیخ عبدالعزیز صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بیٹی اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈوکیٹ سابق امیر جماعت لاہور کی بھانجی تھیں۔1980ء کی دہائی میں آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ملتان روڈ لاہور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گذار، دعا گو، صلہ رحمی کرنیوالی، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم فہیم یونس قریشی صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو ایس اے کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم ملک طاہر احمد صاحب (ابن مکرم حفیظ الرحمٰن ملک صاحب ۔کینیڈا)

21/مئی 2016ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّـالِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 1993ء میں کینیڈا شفٹ ہوئے اور وہاں تاوقت وفات Western Islington جماعت کا صدر رہنے کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت دین کی توفیق پائی ۔ وفات سے قبل دفتر جنرل سیکرٹری میں H.R کے شعبہ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ وفات سے چند ہفتے قبل اپنا MBA مکمل کیا۔ جماعتی اور دیگر معاملات نہایت خوش اسلوبی سے سلجھا لیتے تھے۔ بہت خوش اخلاق ،ہنس مکھ،مہربان ، نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں ۔ دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

(4) مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب (ابن مکرم عبداللطیف صاحب۔لاہور)

29/جون 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّـالِلّٰهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ جماعتی خدمت اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔وفات سے قبل اپنی جماعت میں سیکرٹری تربیت نومبائعین کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے اور چند دن پہلے وقفِ عارضی سے واپس آئے تھے۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

☆......☆......☆

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 3

احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُر جوش استقبال کیا۔فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب بڑے پُر جوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس، مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔

مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرینکفرٹ اور مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ سلسلہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرینکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Gross Gerau, Wiesbaden, Bad Hamburg, Maintounus, Isar, Munchen, Bad vilbel, Friedberg, Koln, Koblenz کی جماعتوں سے آئے تھے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔کوبلنز (Koblenz) سے آنے والے 130 کلومیٹر، کولون (Koln) سے آنے والے 200 کلومیٹر، میونخ (Munchen) سے آنے والے 405 کلومیٹر اور Isar سے آنے والے احباب 450 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دو رویہ کھڑے اپنے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین پہنچے تھے اور جن کی تعداد سات صد کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔

ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو دورانِ سال پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو اُن کو ایک آب حیات عطا کر رہے تھے۔ان کی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ انتہائی مبارک لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور یہ برکتیں اور یہ انعامات ہم سب کے لئے مبارک فرمائے۔آمین

........................(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

28 London Rd, Morden SM4 5BQ

0044 20 3609 4712

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2016ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر196)

پاکستان میں ممبران جماعت احمدیہ کو شدت پسند طبقہ کی جانب سے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ ایک عرصہ سے جاری رہنے والی اس مخالفت نے عوام الناس کو بھی متاثر کر چھوڑا ہے۔ چنانچہ پاکستان بھر میں احمدیوں کے ساتھ تیسرے درجے کے شہریوں والا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اور ان پر ہر قسم کا ظلم کرنا، ان کے اموال کو لوٹنا اور انہیں تکالیف پہنچانا عین 'اسلامی' کام سمجھا جانے لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ عزیز میں بسنے والے احمدیوں کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے اور شرپسند عناصر کا عبرتناک انجام کرے۔ آمین

ذیل میں 2016ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے مظالم مخالفت کے واقعات میں سے کچھ خلاصۃً پیش کیے جاتے ہیں۔

ایک قدیم احمدیہ مسجد کو خطرہ

ڈسکہ کلاں، ضلع سیالکوٹ؛ فروری 2016ء: اس گاؤں میں موجود جماعتِ احمدیہ کی مسجد حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جانب سے تعمیر کی گئی تھی۔ آپ کی وفات کو بھی ایک عرصہ گزر چکا ہے۔ حال ہی میں ایک شخص بنام محمد بلال ابن محمد اشرف نے اس مسجد کی تصاویر لیں اور ڈسکہ شہر کے سٹیشن ہاؤس آفیسر کے آفس میں اس مسجد کے مینار مسمار کرنے کے لئے درخواست دائر کر دی۔ اس درخواست میں اس نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اس مسجد میں تعمیر کیے جانے والے مناروں سے اس عمارت کی مشابہت مسلمانوں کی مساجد سے ہو جاتی ہے۔ جبکہ پاکستان کے آئین و قانون کے مطابق احمدیوں کو مسلمانوں کے شعائر کو استعمال کرنے یا ان کی نقل کرنے کی اجازت نہیں۔

سٹیشن ہاؤس آفیسر اس درخواست کو درخور اعتنا نہ لایا تو اس مخالف احمدیت نے سیشن کورٹ ڈسکہ میں یہی درخواست دائر کر دی۔

احمدیہ قبرستان خطرہ میں

پشاور؛ جنوری 2016ء: پولیس نے پشاور میں موجود احمدیہ قبرستان کا وزٹ کر کے ضلع پشاور کے امیر جماعت احمدیہ سے ملی۔ پولیس نے امیر صاحب کو بتایا کہ سیاہ پگڑیاں پہنے کچھ لوگ پولیس اسٹیشن آئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ احمدیہ قبرستان کے بعض کتبوں پر لکھی ہوئی 'اسلامی' عبارتوں کو مٹانا چاہتے ہیں۔ پولیس نے ان کو ایسا کرنے کی اجازت نہ دی جس پر یہ لوگ مقامی لوگوں کو اکٹھا کر کے زبردستی یہ کام کر گزرنے کی دھمکیاں دیتے ہوئے پولیس اسٹیشن سے چلے گئے۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ علاقہ میں کچھ عرصہ سے احمدیوں کے خلاف جھوٹے دعاوی پر مبنی نفرت انگیز لٹریچر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ مقامی احمدی اس لٹریچر کو پولیس، انتظامیہ اور آرمی کے آفس میں جمع کروا چکے ہیں۔

ایک احمدی ایجوکیشنسٹ کو دھمکی آمیز خط

مونگ، ضلع منڈی بہاؤالدین؛ 20/جنوری 2016ء: سیّد صادق احمد شیرازی اس علاقہ میں جماعتِ احمدیہ کے صدر ہیں۔ آپ اس علاقہ میں ایک خاص شہرت رکھنے والے شیرازی جونیئر ماڈل اسکول' کے مالک بھی ہیں جو گزشتہ 26/سال سے علاقہ کے لوگوں کی خدمت میں مصروف ہے۔

ایک برقعہ پوش خاتون ان کے گھر آئی۔ اس کے دروازہ کھٹکھٹانے پر ایک لڑکے نے دروازہ کھولا تو وہ اس لڑکے کے ہاتھ میں ایک خط تھما کر وہاں سے چلتی بنی۔ اس نوٹ میں درج ذیل پیغام لکھا تھا:

'سلام علیکم۔ کل تمہارے سکول میں ایک فنکشن ہے۔ شاہ صاحب، اس فنکشن میں مرنے کے لئے اچھی طرح تیار ہو کر آنا۔ ہم نے تمہیں پہلے بھی خبردار کیا تھا لیکن تم نے ہماری باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ کل ہم اپنی بات کو پورا کریں گے۔ تم اکتوبر والے واقعہ کو شاید بھول گئے ہو۔ ہم تمہیں کل وہ واقعہ یاد کروائیں گے۔ فی امان اللہ

گستاخ رسول کی ایک سزا
سر تن سے جدا، سر تن سے جدا
والسلام
ایک عاشقِ رسول'

ایک احمدی طالب علم کو درپیش مسائل

کوٹ لکھپت، لاہور؛ مارچ 2016ء: لاہور کے ایک کالج میں ایک احمدی نوجوان ماہر احمد پڑھتے ہیں۔ جب ان کے کچھ غیر احمدی ساتھیوں کو ان کے احمدی ہونے کا پتہ چلا تو ان کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے ماہر احمد کو ایک پروگرام میں مدعو کیا لیکن ماہر احمد بعض حکمتوں کے پیشِ نظر وہاں نہ گئے۔ اُن کے ایک دوست نے انہیں خبر دی کہ وہ لوگ انہیں کسی طرح نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ماہر کو کسی نامعلوم شخص کی طرف سے دھمکی آمیز فون کالز بھی موصول ہوتی رہیں۔

معاملہ کی نزاکت کا علم ہونے پر ماہر احمد کو احتیاطی تدابیر کے تحت اپنی رہائش گاہ سے محفوظ مقام پر منتقل ہونا پڑا۔ ان کے گھر والوں کو مزید محتاط رہنے کا کہا گیا ہے۔

پنجاب میں احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک

چنیوٹ؛ مارچ 2016ء: پنجاب کی ایک ہاؤسنگ اتھارٹی نے ایک مرتبہ پھر ربوہ (چناب نگر) میں 'حکومتی اراضی' کی نیلامی کے لئے اشتہار دیتے ہوئے اس شرط کا اعلان کیا کہ کوئی احمدی اس اراضی کو حاصل کرنے کے لئے نیلامی میں حصہ نہیں لے سکتا اور نہ ہی آئندہ کبھی نیلامی میں کامیاب ہونے والے آدمی سے یہ اراضی خرید سکے گا۔

جس 'حکومتی اراضی' کا تذکرہ کیا جا رہا ہے وہ قطعہ زمین دراصل جماعتِ احمدیہ کا ملکیتی ہے اور حکومتِ پنجاب نے اس پر ناروا طریق سے قبضہ کر رکھا ہے۔ اس معاملہ کو لے کر جب جماعتِ احمدیہ ہائی کورٹ میں گئی تو عدالتِ عالیہ نے اس اراضی پر کچھ تعمیر کرنے یا اس کے مالکانہ حقوق کا انتقال کرنے کی بابت حکمِ امتناعی جاری کر دیا۔ لیکن انتظامیہ نے اس حکمِ امتناعی کے موجود ہونے کے باوجود یہ اشتہار شائع کروایا۔

روزنامہ 'ایکسپریس ٹریبیون' نے اپنی 18/مارچ 2016ء کی اشاعت میں اس واقعہ کی خبر شائع کی۔

اس خبر میں لکھا گیا کہ PHTPA (پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی) نے منگل کے روز ضلع چنیوٹ میں رہائشی اور کمرشل پلاٹس کی نیلامی کروائی جس کے بارہ میں دیے جانے والے اشتہار کے مطابق کسی احمدی کو کوئی بھی پلاٹ خریدنے کی اجازت نہ دی گئی تھی۔

چناب نگر جو کہ جماعت احمدیہ کا ہیڈکوارٹر ہے اسی ضلع میں واقع ہے۔ اس ہاؤسنگ ایجنسی کے ریجنل آفس جو کہ جھنگ میں واقع ہے کی طرف سے کم مارچ کے اخبار میں چناب نگر میں موجود 25/رہائشی و کمرشل پلاٹوں کی نیلامی کا اعلان شائع کیا گیا تھا۔ اس ضلع میں کم آمدنی رکھنے والے لوگوں کے لئے دو اسکیمیں جاری ہیں جن کے تحت وہ پلاٹس خرید سکتے ہیں۔ لیکن ان دونوں ہی اسکیموں کے تحت احمدیوں کو پلاٹس کی الاٹمنٹ کی اجازت نہیں۔

چنانچہ منگل کے روز علاقہ میں ربوہ میں موجود پلاٹس کے علاوہ تمام پلاٹس کی نیلامی کر دی گئی۔

PHTPA (پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی) کے ڈپٹی ڈائریکٹر محمد سعید نے اس استثناء کی وجہ بیان کرتے ہوئے دی ایکسپریس ٹریبیون کے نمائندہ کو بتایا کہ چناب نگر کے علاقہ میں نیلام کیے جانے والے پلاٹس کی ملکیت کا معاملہ سپریم کورٹ میں چل رہا ہے۔

اس نیلامی کے لئے دیے جانے والے اشتہار میں لکھا گیا تھا کہ 'کسی بھی شخص کو جو قادیانی/احمدی/لاہوری/مرزائی فرقوں سے تعلق رکھتا ہو ایریا ڈویلپمنٹ سکیم مسلم کالونی چناب نگر میں شرکت کی اجازت نہ ہوگی'۔

اس نیلامی میں شرکت کرنے والے ہر امیدوار کے لئے بیان حلفی جمع کروانا ضروری ہوگا کہ اس کا احمدیت/قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ ان کے لئے یہ اقرار نامہ بھی جمع کروانا لازمی قرار دیا گیا تھا کہ نیلامی میں کامیابی کی صورت میں وہ جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے کسی بھی شخص کو پلاٹ فروخت کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کی الاٹمنٹ منسوخ کیے جانے کے ساتھ ساتھ اس کی ادا کردہ رقم بھی ضبط کر لی جائے گی۔

اس اشتہار میں یہ بھی درج تھا کہ درخواست دہندگان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایمان کا حلف نامہ بھی جمع کروانا ہوگا۔ (یہاں یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ 'ختمِ نبوت' پر ایمان سے مراد ملّاں کی تعریف کے مطابق ختمِ نبوت مراد ہے۔ وگرنہ احمدی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک میں نبوت کی خاتمیت پر قرآن کریم، احادیثِ نبویہ اور علمائے سلف کے ارشادات کی روشنی میں مکمل ایمان رکھتے ہیں۔)

دی ایکسپریس ٹریبیون کے نمائندہ سے بات کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے ترجمان نے بتایا کہ جس قطعہ اراضی پر پلاٹ بنا کر الاٹمنٹ کی جا رہی ہے اس کی ملکیت کا معاملہ عدالت میں چل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ زمین دراصل جماعت احمدیہ کی ملکیتی ہے۔ ملّاں کے دباؤ میں آ کر حکومتِ وقت نے اس زمین کو 1976ء میں اپنے قبضہ میں لے لیا تھا جس کے بعد ایک حکمنامہ کے تحت احمدیوں کے اس زمین سے دور رہنے کا کہا گیا تھا۔

ان کے مطابق جماعتِ احمدیہ نے لاہور ہائی کورٹ میں اس قبضہ کے خلاف درخواست دائر کرتے ہوئے وہاں سے حکمِ امتناعی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ حکمِ امتناعی تو ایک طرف حکومتی انتظامیہ نے قبضہ شدہ اس زمین کو پلاٹنگ کر کے اسے نیلام کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا اور اب تک اس قطعہ کا نوّے فیصد حصہ کو رہائشی اور کمرشل وغیرہ پلاٹ بنا کر نیلام کیا جا چکا ہے۔ گزشتہ سال لاہور ہائی کورٹ نے اس درخواست کو خارج کر دیا تھا جس پر یہ معاملہ سپریم کورٹ میں لے جایا گیا ہے۔ اب عدالتِ عالیہ میں اس فیصلہ پر کی جانے والی اپیل پر کارروائی ہونا باقی ہے۔ ان کے مطابق قانون احمدیوں کو ہر قسم کے پلاٹس کی نیلامی میں حصہ لینے کا حق دیتا ہے۔ اور اس حق سے محروم کرنا ہر احمدی کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

صوبائی وزیر اقلیتی امور و انسانی حقوق خلیل طاہر سندھو نے ایکسپریس ٹریبیون کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ اشتہار دینا مناسب نہیں تھا۔ ان کے مطابق اس اشتہار میں قانونی تقاضوں کو بالائے طاق رکھنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے شہریوں کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ ان کے مطابق محض ایک اشتہار کو بنیاد بناتے ہوئے کسی شہری کو اس کے بنیادی حقوق سے محروم کرنے کا جواز حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ انتظامیہ سے بات کریں گے کہ اس معاملہ کو طے کیا جائے۔

(باقی آئندہ)

☆......☆......☆

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب آف کالا افغاناں کے خودنوشت حالات زندگی بھی شامل اشاعت ہیں۔

محترم بشیر احمد صاحب ابن مکرم علم دین خان صاحب 1928ء میں کالا افغاناں گاؤں نزد قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کُل چار بھائی اور ایک بہن تھے۔ آپ نے گاؤں کے اسکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اسی عمر سے ہی آپ نماز روزہ کے پابند ہوگئے۔ جب آپ نوکری کی تلاش میں تھے تو آپ کے گاؤں کے مکرم مولوی محمد احمد صاحب مرحوم قادیان کی چنگی میں محرر تھے۔ انہوں نے آپ کو پیغام بھجوایا کہ وہ چونگی کی نوکری چھوڑ کر دفتر الفضل میں کام کرنا چاہتے ہیں اس لئے آپ اُن کی جگہ چونگی کی نوکری کرلیں۔ چنانچہ آپ 1946ء میں قادیان عیدگاہ والی چنگی میں پہنچ گئے اور چارج لے کر میونسپل کمیٹی میں نوکری شروع کردی۔ اس وقت تک آپ کو احمدیت کے بارہ میں زیادہ معلوم نہ تھا۔ آپ نے کسی سے مسلمانوں کی مسجد کے بارہ میں پوچھا تو اُس نے آپ کو مسجد اقصیٰ کا راستہ دکھادیا۔ آپ وہاں چلے گئے۔ وہاں کا ماحول بہت دل کو بھایا تو ایک ماہ تک وہیں جاکر نماز پڑھتے رہے۔ پھر علم ہوا کہ یہ تو قادیانیوں کی مسجد ہے۔ چنانچہ ایک دن احراریوں کی مسجد میں نماز مغرب پڑھنے گئے تو مسجد کی خستہ حالت، ٹوٹے ہوئے لوٹے اور نمازیوں کو دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ چنانچہ پھر مسجد اقصیٰ میں ہی نمازیں ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد محترم بشیر احمد خادم صاحب درویش کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدیت قبول کرلی۔

قبولِ احمدیت کے بعد شدید مخالفت شروع ہوگئی۔ میونسپل کمیٹی کے احراریوں نے آپ کو کہنا شروع کیا کہ ہم پیدا ہی قادیان میں ہوئے تھے اور اگر احمدیت سچی ہوتی تو ہم نہ مان لیتے۔ آپ نے اُن کے اس دعویٰ پر غور کیا تو احساس ہوا کہ اُن کی اخلاقی حالت ہی درست نہیں ہے اور اکثر نمازوں کے تارک ہیں۔

کچھ ہی عرصہ بعد تقسیم ملک کا شور شروع ہوگیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ نے بھی لبّیک کہا۔ پھر دیہاتی مبلغین کلاس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کا تقرر مہاراشٹر میں ہوا۔ چند دنوں بعد ہی مخالفت شروع ہوگئی تو آپ نے ایک پمفلٹ مرہٹی زبان میں شائع کیا۔ پندرہ گاؤں کو اپنا تبلیغی سینٹر بنایا اور روزانہ دس دس پندرہ پندرہ کلومیٹر اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کے لئے سفر کرنے لگے۔ آپ کا طریق تھا کہ کسی کے گھر سے کچھ کھانا وغیرہ نہ کھاتے تا لوگ آپ کو بوجھ نہ سمجھیں اور مبادا قریب نہ آئیں۔ اگر کوئی دعوت دیتا تو آپ اُسے کہتے کہ وہ دعوت کے پیسوں سے چندے کی رسید کٹوالیں۔ اپنے علاقہ میں لگنے والے ایک ہفتہ وار بازار میں بڑے بلیک بورڈ پر حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی خبر اور آپ کے چیلنج مرہٹی زبان میں لکھ کر لے جاتے اور اس طرح نیک فطرت اثر قبول کرتے اور تبلیغ کی راہ آسان ہوجاتی۔

1952ء میں آپ کی شادی محترم ظہور الدین صاحب ساکن حیدرآباد کی دختر مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائے۔

آپ مستجاب الدعوۃ بزرگ ہیں۔ لیلۃ القدر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی سعادت بھی پائی۔

آپ کئی سال تک دفتر دعوت و تبلیغ میں لٹریچر برانچ میں خدمت بجالاتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ اخبار بدر کے مینیجر بھی رہے۔ لمبا عرصہ امپریسٹ جلسہ سالانہ کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ خدمت خلق کی بھی نمایاں توفیق پاتے رہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نمازوں کا شروع سے پابند رہا ہوں۔ آج بھی جب کہ میری عمر 80 سال سے تجاوز کرچکی ہے میں اللہ کے فضل سے باقاعدہ نمازیں ادا کرنے مسجد جاتا ہوں۔

(نوٹ: محترم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں کی وفات 7/دسمبر 2015ء کو بعمر 87 سال ہوئی)۔

محترم ملک بشیر احمد ناصر صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم ملک بشیر احمد ناصر صاحب درویش کے خودنوشت مختصر حالات شائع ہوئے ہیں۔

آپ حضرت ملک محمد جمال صاحبؓ کے پوتے اور مکرم ملک عبدالکریم صاحب کے بیٹے ہیں۔ یکم جنوری 1924ء کو موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں والدہ کے سایۂ شفقت سے محروم ہوگئے اور دادی نے پالا۔ پانچویں کلاس تک گاؤں میں تعلیم حاصل کرکے اپنے تایا کے پاس قادیان بھجوا دیئے گئے۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے دسویں کرکے 1942ء میں بحریہ میں ملازم ہوگئے۔ پھر دادی صاحبہ کی خواہش پر بحریہ کی ملازمت ترک کرکے برٹش آرمی میں بھرتی ہوگئے۔ تقسیم ملک کے وقت ہجرت کرکے پاکستان چلے آئے اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر حفاظتِ مرکز کے لئے اپنا نام پیش کردیا۔ دورِ درویشی میں ابتدائی طور پر حفاظتی ڈیوٹیاں دیں۔ بعدازاں دفتر محاسب اور احمدیہ شفاخانہ میں خدمت کا موقعہ ملا۔ احمدیہ شفاخانہ کی ایک شاخ بھرتھ گاؤں میں کھولی گئی جس کے انچارج بھی رہے۔ اس دوران ایک ادارہ پائل میں آنکھوں کے علاج و آپریشن کی ٹریننگ کی اور گولڈمیڈل حاصل کیا۔ بعدازاں حضورؓ کے اس ارشاد پر کہ درویشان اپنا بوجھ خود اٹھائیں، آپ نے قادیان میں ہی ایک چھوٹا سا دواخانہ کھول لیا اور ہزاروں مریضوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کی طرف سے لگائے جانے والے طبی کیمپوں میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔

آپ کی پہلی شادی 1953ء میں محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم پہلوان عبدالواحد صاحب بٹ سے ہوئی۔ جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ دوسری شادی محترمہ طلعت منیر صاحبہ بنت مکرم نورالحق بٹ صاحب سے 1992ء میں ہوئی۔

(نوٹ: محترم ملک بشیر احمد ناصر صاحب کی وفات 13/مئی 2013ء کو 88 سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 24 مئی 2013ء کو کینیڈا میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ 18 جولائی 2013ء کے ''بدر'' میں آپ کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔)

محترم مولوی ایوب بٹ صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم مولوی ایوب بٹ صاحب درویش کے خودنوشت حالات زندگی شامل اشاعت ہیں۔

محترم محمد ایوب بٹ ابن مکرم غلام محی الدین صاحب قادیان میں 1924ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کُل تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ آپ کے والدین حضرت گولڑوی شریف والے بزرگ کے مرید تھے بلکہ کسی حد تک ان کے خلیفہ تھے۔ 1915ء کے بعد آپ کی والدہ نے اپنے نو بھائیوں میں سب سے چھوٹے بھائی مکرم سیّد ارشد علی صاحب کی تبلیغ کے نتیجہ میں احمدیت قبول کرلی۔ جب یہ بات آپ کے والد کو معلوم ہوئی تو انہوں نے بہت سختی اور مارپیٹ بھی کی۔ قرآن مجید سے دلیل پیش کرنے پر ایک بار اتنا مارا کہ پسلیاں توڑ دیں۔ اُن کے علاج کے دوران آپ کے والد صاحب نے غوروفکر شروع کیا اور پھر آپ کی والدہ محترمہ سے کہا کہ تم نے یہ غلط کیا کہ مجھ سے پوچھے بِنا ہی بیعت کرلی۔ اس کے بعد انہوں نے بھی بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد اُن کو اُن کے آریہ مالک نے نوکری سے نکال دیا تو وہ قادیان تشریف لے آئے۔

کچھ عرصہ بعد آپ کے والد محترم کام کے سلسلہ میں کراچی چلے گئے لیکن وہاں جاکر چھ ماہ تک بیمار رہے۔ یہ عرصہ آپ پر بہت گراں تھا۔

محترم مولوی ایوب بٹ صاحب نے ایام جوانی میں ایک خواب دیکھا تھا جس کی تعبیر آپ کی والدہ محترمہ نے یہ کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے دین کا کام لے گا اور اس کے بعد انہوں نے آپ کو خصوصیت سے قرآن شریف پڑھانا شروع کردیا۔ 1939ء میں آپ نے اپنی زندگی وقف کردی تو آپ کو ایران جانے کا حکم ملا۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ جب خاکسار ایران گیا تو بارڈر پار کرنے کے بعد مجھے ایک ہوٹل میں لے جایا گیا۔ مَیں حیران تھا کہ یہ انتظامات کس نے کئے ہیں اور کیوں کئے ہیں؟ بہرحال وہاں ایک آدمی علی احمدی سے بات چیت ہوئی جس کا باپ شہر کا قاضی تھا۔ وہ مجھے ناشتہ پر اپنے گھر لے گیا۔ مَیں نے اس کو دوران گفتگو بتایا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ اس پر بہت خوش ہوا اور شام کو جشن رکھا۔ اس کے والد نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کہاں کے احمدی ہیں؟ مَیں نے کہا قادیان کا۔ وہ سوچنے لگے کہ احمدی خاندان وہاں کیسے پہنچ گیا۔ پھر کہنے لگے کہ حضرت علیؓ کے بارہ میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ میں نے کہا کہ قرآن شریف میں تو حضرت علی کا نام کہیں نہیں پڑھا۔ اس نے کہا کیا آپ نے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا نہیں پڑھا؟ مَیں نے اس آیت کے متعلق حضرت غلام رسول راجیکی صاحبؓ کی تفسیر پڑھی تھی۔ مَیں نے کہا کہ آپ ولی سے کیا مراد لیتے ہیں؟ کہنے لگے حاکم۔ مَیں نے کہا کیا کبھی حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حاکم ہوئے تھے؟ کہا نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ میرا اور آپ کا عقیدہ برابر ہے۔

ایران میں پانچ سال خدمت کے بعد آپ کو کابل جانے کا ارشاد ملا تو آپ راستہ میں کوئٹہ پہنچے جہاں کے امیر جماعت کے ذریعہ پیغام ملا کہ فوراً لاہور پہنچیں۔ لاہور میں حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات ہوئی تو حضورؓ نے پوچھا کہ کیا آپ نے والدین سے ملاقات کرلی ہے؟ جواب نفی میں ملنے پر حضورؓ نے فرمایا کہ والدین سے ملاقات کرلیں۔ چنانچہ آپ ایک دن کے لئے جہلم گئے اور والدین سے ملاقات کرکے واپس لاہور پہنچے جہاں سے قادیان جانے والے آخری ٹرک کے ذریعہ قادیان بھجوادیئے گئے۔

قادیان آکر دوسال دیہاتی مبلغین کلاس میں تعلیم حاصل کی۔ 1950ء میں جھانسی (یوپی) بھجوائے گئے جہاں سنسکرت اور ہندی زبان بولنے والوں کی کثرت تھی اور آپ یہ زبان نہیں جانتے تھے۔ آپ وہاں ہر گھر اور دکان میں جاتے۔ قرآن مجید سادہ و تفسیر وغیرہ مفت پڑھانے کی پیشکش کرتے۔ یہاں آپ نے حکمت کی تعلیم بھی حاصل کرلی۔ اور جین مذہب کے سادھوؤں سے تعلق بڑھانے کے لئے جنگلوں میں جانے لگے۔ ان سادھوؤں میں کئی اچھے پڑھے لکھے بھی تھے جو عمر زیادہ ہونے پر دین کی راہ میں وقف کرکے جنگلوں میں آجاتے ہیں۔ ایک مرتبہ اُن کے ایک بزرگ کو بخار آگیا تو انہوں نے آپ سے پوچھا کہ ہمارے گوروجی بیمار ہیں کیا تمہارے پاس کوئی دوائی ہے؟ آپ نے کہا صبح دوں گا۔ رات آپ نے دعا کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خواب میں آئے اور آپ کے دوائیوں کے بکس میں موجود ایک شیشی کا بتایا کہ اس میں سے دوائی دیں۔ آپ نے خواب میں ہی بکس میں سے شیشی نکال لی۔ صبح جب بیدار ہوئے تو واقعہ میں وہ شیشی آپ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر آپ نے اس میں سے تین خوراکیں دے دیں اور اللہ نے اُن کو شفا عطا فرمائی۔

محترم مولانا صاحب کو ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ کا موقع ملا۔ خصوصاً گڑگاؤں میں، پھر کشمیر کی جماعت ہاری پاری گام میں دس سال کام کیا۔ بعدہٗ دیوبند میں اور پھر پنجاب میں مالیرکوٹلہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ میدان تبلیغ میں ہی آپ نے ہومیوپیتھی میں M.D کی ڈگری کلکتہ سے حاصل کی۔ ایک لمبا عرصہ میدانِ تبلیغ میں رہ کر 1992ء میں قادیان تشریف لائے اور ریٹائر ہوئے۔ بعد ریٹائرمنٹ اکثر آپ لنگرخانہ مسیح موعودؑ میں جاتے اور مہمانوں کو تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ آپ بےشمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ خصوصاً آپ کو قرآن مجید سے عشق ہے اور ہر مسئلہ کا حل قرآن مجید کی آیات سے پیش کرنے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل ہے۔

آپ کی شادی 1956ء میں بھدرواہ جموں کشمیر میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر محمود احمد بٹ صاحب کو بطور واقف زندگی افریقہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ ◎

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21/نومبر 2011ء میں جماعت احمدیہ ناروے کی نئی مسجد بیت النصر کے حوالہ سے مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے

عبادت کا مرکز خدا کا نشاں ہے
خدا کی عنایت کا یہ سائباں ہے
ہماری دعاؤں کا قربانیوں کا
صلہ دینے والا وہ ربّ جہاں ہے
سکوں بخشتا ہے ہمارے دلوں کو
یہ گھر ہے خدا کا ہماری اماں ہے
خلافت کی شفقت رہی ہم کو حاصل
اسی کی توجہ سے جذبہ جواں ہے
جماعت ہے چھوٹی مگر دل بڑے ہیں
خلوص و وفا کی وہ اک کہکشاں ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 09, 2016 – September 15, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 09, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 76-82 with Urdu translation.
00:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 45.
01:00	Humanity First Conference: Recorded on January 24, 2015.
01:55	Spanish Service
02:25	Pushto Service
03:05	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 44-60 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 11, 1995.
04:15	Qur'an Sab Se Acha
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 156.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 83-92 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'importance of preaching'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 32.
06:55	Waqf-e-Nau Ijtema Girls: Recorded on February 28, 2015.
07:45	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on September 10, 2016.
09:50	Indonesian Service
10:50	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 107-115.
13:50	Seerat-un-Nabi: Discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
14:30	Shotter Shondane: Recorded on May 30, 2013.
15:35	Sach To Ye Hai
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Waqf-e-Nau Ijtema Girls [R]
19:45	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday September 10, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Yassarnal Qur'an
01:00	Waqf-e-Nau Ijtema Girls
01:45	The Holy Ka'bah
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 157.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 93-101 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'importance and kindness towards one's family'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 52.
06:55	Lajna UK Ijtema Address: Recorded on November02, 2008.
08:00	International Jama'at News
09:00	Jalsa Salana Germany Flag Hoisting: Recorded on September 02, 2016.
09:15	Friday Sermon Jalsa Germany: Recorded on September 02, 2016.
10:15	Jalsa Salana Germany Speeches: Recorded on September 02, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 116-121 and Surah Al-An'aam, verses 1-14.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Maidane Amal Ki Kahani
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Flag Hoisting [R]
18:35	Friday Sermon Jalsa Germany [R]
19:35	Jalsa Salana Germany Speeches [R]
21:25	Rah-e-Huda [R]
23:00	Friday Sermon: Recorded on September 09, 2016.

Sunday September 11, 2016

00:15	World News
00:30	Tilawat
00:40	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:30	Lajna UK Ijtema Address Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon
04:00	The Bigger Picture: Recorded on September 13, 2016.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 157.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 102-110 with Urdu translation.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:25	Yassarnal Quran: Lesson no. 46.
07:00	Jalsa Salana Germany Speeches: Recorded on September 03, 2016.
09:45	Jalsa Salana Germany: Proceedings from Ladies Jalsa Gah. Recorded on September 03, 2016.
11:45	Jalsa Salana Germany: Huzoor's address to German guests and Jalsa Speeches. Recorded on September 03, 2016.
15:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna: Recorded on March 25, 2012.
16:35	Hajj Aur Us Kay Masa'il
16:55	Kids Time: Programme no. 30.
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Jalsa Salana Germany Address To Lajna [R]
19:30	Beacon Of Truth: Recorded on April 17, 2016.
20:50	Quranic Archeology
21:40	Jalsa Salana Germany Speeches [R]

Monday September 12, 2016

00:25	Jalsa Salana Germany: Proceedings from Ladies Jalsa Gah [R]
02:25	Huzoor's address to German guests and Jalsa Speeches [R]
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 111-118 with Urdu translation.
06:10	Dars-e-Hadith: the topic is sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw) on perspective.
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
07:00	Jalsa Salana Germany Speeches: Recorded on September 04, 2016.
13:30	Jalsa Salana Germany Bai'at Ceremony: Recorded on September 04, 2016.
14:10	Jalsa Salana Germany Concluding Address: Recorded on September 04, 2016.
17:20	Safar-e-Hajj
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany Concluding Address [R]
19:25	Somali Service
20:00	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: The life and character of the Promised Messiah (as).
20:20	Rah-e-Huda [R]
22:00	Friday Sermon: Recorded on October 15, 2010.
23:20	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday September 13, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Germany Concluding Address
02:25	Kids Time
03:00	Friday Sermon
04:10	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 189.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 119-127 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat: The writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
06:55	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna: Recorded on March 25, 2012.
08:10	Eid Celebration
09:00	Live Eid Proceedings
09:30	Live Eid Sermon
10:30	Live Eid Proceedings
11:10	Eid Qurban
11:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
12:05	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 52-67.
12:15	In His Own Words: Selected extracts from the book of the Promised Messiah (as), 'The Philosophy of The Teachings of Islam'.
12:45	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 187.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Eid Sermon [R]
16:05	Magic Show
16:25	Eid Celebration [R]
17:15	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
17:45	Yassarnal Quran [R]
18:05	World News
18:25	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna [R]
19:40	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 09, 2016.
20:30	The Bigger Picture: Recorded on September 13, 2016.
21:25	Wonder Of Hajj
21:45	Magic Show [R]
22:05	Faith Matters [R]
22:55	Question And Answer Session: Recorded on March 03, 1996.

Wednesday September 14, 2016

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishteharaat
00:50	Yassarnal Qur'an: A children's programme presented by Qari Muhammad Aashiq teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
01:10	Gulshan-e-Waqf-e-Nau Lajna
02:25	Magic Show
02:45	Kids Time: A children's program teaching various prayers, hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts, presented in English and Urdu. Programme no. 30.
03:10	Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:40	Eid Sermon
04:40	Eid Qurban
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 161.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 128-138 with Urdu translation.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 52.
06:55	Jalsa Salana Qadian Concluding Address: Recorded on May 27, 2009.
08:05	The Bigger Picture: Rec. on May 10, 2016.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on July 08, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 09, 2016.
12:10	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 68-81.
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on September 03, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40	Kids Time: Programme no. 30.
16:15	Eid Qurban
16:30	Faith Matters: Programme no. 195.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Qadian Concluding Address [R]
19:30	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:40	Importance Of Higher Education
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. September 10, 2016.

Thursday September 15, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:10	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana Qadian Concluding Address
02:40	Deeni-o-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
03:35	Eid Qurban
03:50	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion. Programme no. 196.
04:45	Liqa Maal Arab: Session no. 162.
06:00	Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
07:00	Peace Symposium Address: Recorded on March 14, 2015.
08:25	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 61-77 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 17, 1995.
09:30	Indonesian Service
10:30	Japanese Service
10:50	Eid Celebration
11:45	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 82-95.
12:15	Dars Majmooa Ishtehataat
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Recorded on May 22, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on September 09, 2016.
15:05	Qur'an Sab Se Acha
15:55	Persian Service
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:05	World News
18:30	Peace Symposium Address [R]
19:55	Tarjamatul Qur'an Class [R]
21:00	Faith Matters: Programme no. 196.
21:55	Eid Celebration [R]
23:05	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 09 September , 2016 | Issue No. 37

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ 2016ء کی مختصر رپورٹ

'شرائط بیعت کے عملی تقاضے' کے موضوع پر انگریزی میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب اور 'حضرت مسیح موعودؑ اور اتباعِ سنّت نبویؐ' کے موضوع پر اردو میں مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب اور 'خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی پر کیا جانے والا مقدس عہد اور ہمارا فرض' کے موضوع پر اردو میں مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب کی پُر مغز، ٹھوس علمی و معلوماتی تقاریر۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں اسناد و میڈلز کی تقسیم

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرخ راحیل

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

ہفتہ 13/اگست 2016ء

(حصہ اوّل)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر 45 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگا تشریف لے گئے۔ نمازِ فجر کے بعد درس ہوا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا دوسرا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم محمد بن صالح صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے کی۔ تلاوت قرآن کریم (مع اردو ترجمہ) کرنے کی سعادت فیضان احمد راجپوت صاحب نے حاصل کی۔ اس موقع پر سورۃ الفتح کی آیات 8 تا 11 کی تلاوت کی گئی تھیں۔ مکرم حفیظ احمد صاحب آف یو کے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے پاکیزہ منظوم کلام ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّام ختم المرسلیں

میں سے چند اشعار ترنّم کے ساتھ پڑھے۔

اس اجلاس کی **پہلی تقریر انگریزی زبان میں مکرم بلال ایٹکنسن صاحب** (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ، برطانیہ) **کی تھی**۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''**شرائط بیعت کے عملی تقاضے**'' تھا۔ موصوف کی انگریزی تقریر کا اردو مفہوم ہدیۂ قارئین ہے۔

موصوف نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کی تلاوت کے بعد کہا: جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا اِذن ہوا تو آپؑ نے 12 جنوری 1889ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس کا نام ''اشتہار تکمیلِ تبلیغ'' تھا۔ اِس اشتہار میں بیعت کی دس شرائط کا ذکر ہے۔ یہ دس شرائط اُن لوگوں کے لئے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں اور احمدی مسلمان بننا چاہتے ہیں۔ تمام مبائعین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِن شرائط کی پاسداری کریں اور پھر آپ کے خلفاء کی بھی بیعت کریں۔

لفظِ ''بیعت'' کے معنی بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ 'بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔' اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ پھر آپ مزید فرماتے ہیں کہ 'بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ تب وہ نشو و نما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت

مکرم بلال ایٹکنسن صاحب

بھی رکھتا ہے، اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا'۔

1۔ سب سے پہلی شرط جو بیعت کنندہ قبول کرتا ہے وہ یہ ہے: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اِس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔

شرک کا مطلب صرف یہی نہیں کہ کوئی شخص انسان کے بنائے ہوئے بتوں اور مورتیوں کے آگے سجدہ ریز ہو۔

جو شخص اپنے کسی کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے، اِن سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے، وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بُت ہے۔

ہمارے ارد گرد جو تہذیب اور معاشرہ ہے، وہ ہمیں خدا تعالیٰ سے دور لے جانے پر اور اپنے حقیقی خالق کو بُھلانے پر تُلی ہوئی ہے۔ لوگ تیزی سے مادہ پرستی کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں اور دنیاوی لذتوں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ ہم یا تو اپنے کاموں میں مصروف ہیں یا اپنے فارغ اوقات میں دنیاوی لذتوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہ لذتیں اور کشش کی مختلف اشیاء ہر جگہ پائی جاتی ہیں اور یہ انتہائی تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

ہم خدا تعالیٰ کی بجائے لوگوں سے زیادہ ڈرنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اور شاید لوگوں کو خدا تعالیٰ کی نسبت زیادہ عزت دیتے ہیں۔ اس قسم کا رویّہ کافی عام ہے۔ ہم شاید کسی بالا شخصیت کے سامنے سچ بولنے سے ڈرتے ہوں۔ ہماری سوچیں اس طرف مائل ہو رہی ہیں کہ ہمارے کام اور ہمارا ذریعۂ معاش کسی خاص شخص کو خوش کرنے پر منحصر ہے۔ ہم شاید اپنی دعاؤں اور نمازوں پر توجہ دینے کی بجائے لوگوں کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ ہم شاید بعض لوگوں کو خدا تعالیٰ سے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔

شرک کی ایک اور قسم ''نَفس پرستی'' ہے جو کہ شرک کی سب سے عام اور سب سے خطرناک قسم ہے۔ جب تک کہ انسان نہایت محتاط نہ ہو شیطان عموماً ہم پر اِسی کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے۔ اور ہمیں نیک لوگوں کی راہوں سے دُور لے جاتا ہے۔ اِس میں ہماری خود غرضی شامل ہوتی ہے اور اپنی ذاتی خواہشات کو غلط طور پر حاصل کرنا بھی شامل ہے۔

ایسے سینکڑوں بُت ہمارے دلوں میں ہیں جن پر غلبہ پانا اور دور کرنا ضروری ہے۔ مثلاً دنیاوی کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے ہم کتنی دفعہ نمازوں میں تاخیر کرتے ہیں یا غفلت برتتے ہیں۔ ہم دنیاوی appointments کا تو خیال رکھتے ہیں مثلاً وقت پر کام پہ پہنچنا، وقت پر بَس (bus) لینا یا ہوائی جہاز پر وقت پر سوار ہونا یا وقت پر کوئی ٹی وی پروگرام دیکھنا۔ لیکن ہم بعض دفعہ اپنے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کی گئی appointment کا اتنا خیال نہیں رکھتے یعنی نماز کے وقت کا۔ اُسے یعنی خدا تعالیٰ کو نعوذ باللہ انتظار کروایا جاتا ہے گویا کہ وہ غلام ہے اور انسان حاکم۔ نعوذ باللہ۔

توحید قائم کرنے کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان بُتوں کو ہر روز توڑیں۔ یہ ایک مسلسل جِد وجُہد ہے۔ خدا تعالیٰ کے احکامات کی اہمیت اپنے دلوں میں بٹھانا اصل جہاد ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر ہم نے اپنے اوپر ایک موت وارد کرنی ہے۔ ہم نے اپنی اَناؤں کو سِرے سے ختم کرنا ہے۔

2۔ بیعت کی دوسری شرط یہ ہے: جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگر چہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

ایک مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی ذاتی خواہشات اور دلچسپیوں کو پسِ پُشت ڈال کر ہمیشہ سچ کا ساتھ دے۔ اس معاملہ میں قرآن کریم کی تعلیم اکمل اور اتم ہے: ''پس بُتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔'' (الحج: 31) یہ آیت اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ جھوٹ بھی ایک قسم کا بُت ہے اور جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ جھوٹ پر بھروسہ کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جھوٹ اسے کسی خطرہ سے بچا لے گا۔

جھوٹ سے ہی گناہ شروع ہوتے ہیں۔

قرآن کریم مزید فرماتا ہے: ''یقیناً اللہ اُسے ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا (اور) سخت جھوٹا ہو۔'' (المؤمن: 29) حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: جھوٹ، خدا تعالیٰ کے ساتھ اَوروں کو شریک کرانے سے کم نہیں ہے۔ ہر چیز جو انسان کو سچ سے دور لے جاتی ہے بُت ہے۔

تمام اخلاقی برائیوں میں جھوٹ بولنا بدترین بدیوں میں شمار ہوتا ہے اور اُس سے کئی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ کئی اخلاقی، سماجی اور اقتصادی مسائل سچائی اور دیانتداری کے فقدان کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ سچ کے بغیر انصاف قائم نہیں کیا جا سکتا ہے، اور انصاف کے بغیر لوگوں میں نفرتیں اور کدورتیں پیدا ہوتی ہیں اور لوگ ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی سے کام لیتے ہیں۔ بالآخر لوگ اس وجہ سے غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔

اسلام میں مردوں اور عورتوں کا آزادی سے ملنا جبکہ وہ جنسی باتوں کا علم رکھتے ہوں منع ہے۔ یہ ممانعت بظاہر بڑی سخت یا سنگین بات معلوم ہوتی ہے لیکن اگر ہم مردوں اور عورتوں کے آزادی سے ملنے کے نتائج پر غور کریں تو پھر ہمیں اِس ممانعت کی حکمت نظر آئے گی۔

آج دنیا میں ہر قسم کا جرم جو مردوں اور عورتوں کے آزادانہ ملنے سے جنم لیتا ہے دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اِس

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں